مجالسِ کلیمی
ملفوظاتِ طیبات
حضرۃ خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی نظامی قدس سرہٗ
مرتبہ
حضرۃ خواجہ محمد کامگار خان دکنی چشتی نظامی
تحقیق و ترجمہ
حضرت علامہ اسد نظامی محدث
قدس سرہ العزیز (سلیمانی فقیر)
مکتبہ چشتی سنز جہانیاں

مزار اقدس

حضرتِ خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی چشتی نظامی قدس سرہٗ

ملفوظاتِ طیبات

حضرۃ خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی نظامی قدس سرہٗ

مرتبہ

حضرۃ خواجہ محمدکامگار خاں دکنی چشتی نظامی علیہ الرحمۃ

تحقیق و ترجمہ

حضرت علامہ اسد نظامی محدث کبیر

قدس سرہٗ العزیز (سلیمانی فقیر)

مکتبہ چشتیہ سیریز جہانیاں

سلسلۂ مطبوعات چشتیہ نظامیہ اسدیہ

ترجمہ حقوق بحق اشاعت چشتی سیریز موجود ہیں

نام کتاب مجالس کلیمی (قلمی)، فارسی
ملفوظات طیبات حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی نظامی قدس سرہ
مرتب حضرت خواجہ محمد کامگار خاں دکنی چشتی نظامی علیہ الرحمہ
تحقیق و ترجمہ حضرت الشیخ علامہ اسد نظامی صاحب محدث کبیر جیوا قدس
کمپیوٹر کمپوزنگ بابا فرید (قدس سرہ) کمپیوٹر گرافکس اینڈ کمپوزنگ سنٹر
درگاہِ عالیہ حضرت علامہ اسد نظامی صاحب چشتی سلیمانی قدس سرہ
چک نمبر R-۱۰/۱۱۴ جہانیاں شریف ضلع خانیوال (ملتان شریف)
الناشر مکتبہ چشتی سیریز جہانیاں شریف ضلع خانیوال، پنجاب (پاکستان)
پروف ریڈنگ محمد عبداللہ اسدی، برادرم محمد راشد عباس اسدی، برادرم محمد عابد اسدی
سن اشاعت اوّل ۱۴۱۱ھ سن اشاعت دوم ۱۴۲۸ھ
ہدیۂ کتاب ....

خط و کتابت کیلئے

مکتبہ چشتی سیریز، نظامی منزل، بابا فرید روڈ، جہانیاں شریف
ضلع خانیوال، پنجاب (پاکستان)

یا الصمد بس

رب یسر بسم الله الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

حمد بی حد و سپاس بی قیاس مر خالقی را که اساس هستی بر بنیاد
نیستی گذاشته و نیستی را بصورت هستی جلوه گر نموده
سبحان الله هستی عین نیستی ست و نیستی مایهٔ هستی
نظم تا تو بینی هستی خود ای پسر ٭ نیستی و نیستی و نیستی ٭ چونکه
گشتی نیست هستی رو نمود ٭ اصل هستی نیستی شد وا نمود ٭
این معما فارغ از تقریرهاست ٭ این عبارت خارج از تحریرهاست ٭
فهم عالی عاجز است از درک این ٭ عاقلان معقول کی گردند ازین ٭
درود بی حد و صلوة نامتناهی بر آن مظهر اتم و رسول اکرم
صلی الله تعالی علیه وسلم و بر آل و اصحاب وی رضی الله تعالی عنهم اجمعین
باد که هادی طریق هدایت و رهنمای گم گشتهای ابن ضلالت اند
و رحمت بلا نهایت شامل حال تابعین و تبع تابعین باد که
پیرو و جانشین ایشان اند اما بعد این عاصی سراپا تقصیر

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
☆	شیخ کا سفر مدینہ، ملازمت فوج	
۱۱	تیسری مجلس	۷۰
☆	حقیقت فنا اور بقا	
۱۲	چوتھی مجلس	۷۱
☆	ملکی حالات، اسماء کے اثرات	
۱۳	پانچویں مجلس	۷۳
☆	ملکی حالات، مزارات کی برکتیں	
۱۴	چھٹویں مجلس	۷۵
☆	بیماری کا علاج، بادشاہوں کو نصیحت، واقعہ خواب، سلاطین کو نصیحت، احترام کرنا	
۱۵	ساتویں مجلس	۸۴
☆	نماز پڑھنے کی تاکید، واقعہ حضرت طوسی علیہ الرحمہ، ناز و نیاز بزرگوں کا ادب، کتب تصوف سے دلچسپی، کسب فیض	
۱۶	آٹھویں مجلس	۹۴
☆	ملکی حالات، شیخ کا مرید سے تعلق، حوصلہ افزائی	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

حرفِ آغاز

اولیاء اللہ کی حیاتِ مقدسہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوۂ حسنہ کا پرتو ہوتی ہیں جنکی بابرکت مجالس میں اسی اسوۂ مبارکہ کی پیروی کی تربیت ہوتی ہے اسی لئے جنکے ملفوظاتِ طیبات دلوں کی دُنیا پر اثر انداز ہوتے ہیں اور باتوفیق طالبین کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ سے خواجگانِ چشت کے بزرگانِ دین کے ملفوظاتِ مبارکہ کو قرطاس میں محفوظ کرنے کا سلسلہ چلا آرہا ہے جو بعد کے سالکین کی تربیت باطنی میں بڑا معاون ثابت ہوتا ہے۔

قطب العالم فرد الافراد حضرت خواجہ کلیم اللہ جہانؔ آبادی جیو قدس سرہ کا شمار ان اولیائے کاملین میں ہوتا ہے جو اپنے دور میں اُمت کی ظاہری و باطنی، علمی و عملی، سیاسی وسماجی اور دینی و فکری قیادت پر مامور رہے ہیں اور قوم کا سرمایہ اور ملت کا افتخار تھے۔ آج بھی اکابر طریقت و اہل محبت جن کا نام سُن کر عقیدت و محبت سے اپنا سر جھکا لیتے ہیں اور جن کو دل کی گہرائیوں سے سلام کرتے ہیں۔

واللہ اُن کے حسن کا عالم نہ پوچھئے تصویر بن گیا ہوں، میں تصویر دیکھ کر

یہ امر باعث فخر وسعادت ہے کہ حضرت محقق و محدث وقت قبلہ علامہ اسد نظامی چشتی سلیمانی جیو اقدس کے قلم سے حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کے معتبر ومستند ملفوظاتِ طیبات 'مجالس کلیمی' (فارسی، قلمی) کا دلکش ترجمہ بزبان

اُردو اشاعت پذیر ہو رہا ہے، پہلی بار اس کتاب کو احقر کے مرشد محترم حضرت قبلہ الشیخ علامہ اسد نظامی چشتی سلیمانی جیو قدس سرہ نے اہل ذوق کی رُوحانی تشنگی فرو کرنے کی خاطر جسے ۱۴۱۱ھ میں شائع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ اپنی افادیت کی وجہ سے یہ ملفوظات بہت مقبول ہوئے اور جلد ہی ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہو گئے۔ مدت مدید سے احباب اس کی اشاعت پر اصرار کر رہے تھے، اس لئے انکی مقبولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جسے دوسری بار شائع کرنے کا شرف عظیم حاصل ہو رہا ہے جس کیلئے ہم جس قدر بھی مسرت کا اظہار کریں کم ہے۔ اُمید ہے کہ طالبین برحق و شائقین احوال عارفانِ مطلق اس کے مطالعہ سے مستفید ہوں گے۔

''مجالس کلیمی'' مجموعہ ہے قطب العالم حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۴۲ھ) مرید و خلیفہ حضرت خواجہ یحییٰ مدنی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ) کے ملفوظاتِ طیبات کا جسے حضرت خواجہ محمد کامگار خاں صاحب دکنی چشتی نظامی علیہ الرحمہ کو جمع و مرتب کرنے کا شرف حاصل ہوا جو حضرت خواجہ صاحب جیو اقدس کے اقوال و افکار کی ایک مستند دستاویز ہے۔

پیش نظر کتاب ''مجالس کلیمی'' ان تمام خوبیوں کی حامل ہے جو اصولی طور پر ملفوظات کے ایک مجموعے میں ہونی چاہیں۔ حقیقت میں یہ ملفوظات ایسے ہیں کہ جنکے ملاحظہ کرنے سے یقیناً ان بزرگوں کا پرتو پڑتا ہے اور صفاتِ رذیلہ دور ہو جاتے ہیں اور اوصافِ حمیدہ ہر طرف سے حاوی ہو جاتے ہیں چونکہ قرآن مجید

وحدیث صاحب لولاک کے بعد کلمات مشائخ کے سوا بہتر سخن کوئی نہیں۔

کتاب ہذا کی خوبیوں اور تعریف میں صرف یہ عرض کر دینا کافی ہے کہ یہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کی معروف علمی و رُوحانی شخصیت حضرت خواجہ کلیم اللہ جھاں آبادی چشتی نظامی جیو قدس سرہ کے بحرِ فیضان علوم کے جواہرات میں سے ایک موتی ہے جس میں رموزاتِ تصوف کو نہایت ہی دلکش پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ تقدیم کی صورت میں حضرت خواجہ صاحب جیو اقدس کے مختصر حالات زیست بھی قابل دید ہیں جو حضرت محقق و محدث وقت قبلہ الشیخ علامہ اسد نظامی چشتی سلیمانی قدس سرہ نے بڑی تحقیق وصحت کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں جس سے کتاب کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے جس کے مطالعہ سے مردہ دل زندہ اور زندہ دل نور ایمان سے منور ہو جاتے ہیں، آپکا یہ شائستہ اور شگفتہ اسلوبِ تحریر دراصل آپ کی دل آویز شخصیت کا آئینہ ہے۔

حضرت قبلہ الشیخ علامہ اسد نظامی چشتی سلیمانی جیو اقدس صاحب کثیر التصانیف اپنے وقت کے امام طریقت اور پیشوائے راہِ سلوک تھے، اخلاق وتصوف میں ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ علم وفضل، حقانیت وصداقت، تحمل و بردباری، تواضع و انکساری، دینداری و مہمان نوازی میں آپکی شخصیت یکتا عصر تھی۔ اپنے اور غیر سبھی آپکے حسن سلوک کے گرویدہ تھے۔ آپکی تعلیمات اور علمی ورُوحانی خدمات خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ ہماری انتہائی محدود معلومات کے مطابق آپ نے

ستر سے زائد تحقیقی کتب تصنیف فرمائیں اور تیس سے زائد مختلف کتب ہائے عربی وفارسی کے تراجم بزبان اُردو تحریر فرمائے ہیں۔

حضرت الشیخ علامہ صاحب جیو قدس سرہ کی تصنیفات جنکے علم وفضل کی ایک مؤثر شہادت ہیں جنہیں وقت آنے پر اللہ تعالی کے حبیب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص مہربانی اور بکرم التفات خواجگانِ چشت علیہم الرحمہ عنقریب قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

حضرت قبلہ الشیخ علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ کے علمی اور رُوحانی فیوض وبرکات کو کسی مختصر مضمون میں سمونا ناممکن ہے کیونکہ حضرت الشیخ علامہ صاحب جیوا قدس اپنی ذات میں علم ومعرفت کا ایک جہان تھے وہ جس طرح شریعت کے عالم تبحر تھے طریقت وسلوک میں بھی اسی طرح مقام رفیع پر فائز تھے جنکی ذاتِ اقدس علوم ظاہری وباطنی کا مخزن تھی۔ بلاشبہ آپ کا مرتبہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے مشائخ کرام میں بہت اعلیٰ وارفع ہے۔

اللہ تعالیٰ بتوسل آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ناچیز وتمام اُمت مسلمہ کو کتاب وسنت کی پابندی کے ساتھ ساتھ بزرگان دین کے کلمات طیبات وارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ سعادت ایمان کے ساتھ فرمائے۔

خادم درگہہ خواجگانِ چشت

نیاز مند محمد عبداللہ چشتی نظامی اسدی

تقریظ

کون شخص ہے جو قبلۃ العارفین حضرت مخدوم خواجہ کلیم اللہ جھان آبادی قدس سرہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے واقف نہ ہو، یہ وہ آپ کے فارسی ملفوظاتِ عالیہ ہیں جسے حضرت خواجہ محمد کامگار خاں چشتی نظامی علیہ الرحمہ نے نہایت عقیدت و احترام سے مرتب کیا اور اس پُر گوھر کتابِ مستطاب کا اسم گرامی ''مجالس کلیمی'' رکھا چونکہ یہ گنجینہ اسرارِ معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنےٰ واعلےٰ کی فہمید سے باہر تھا جسے اس دور کے مجدد برحق حضرت علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ (المتوفی ۱۴۲۲ھ) نے نہایت ہی احسن طریقہ سے اُردو زبان میں مستند ترجمہ فرمایا اور آغاز میں صاحب ملفوظات حضرت خواجہ کلیم اللہ جھان آبادی قدس سرہ کے مختصر حالات ومناقب بھی ارقامِ قلم فرمائے جن سے حضرت خواجہ صاحب جیو قدس سرہ کے علمی ورُوحانی کارناموں سے آشنائی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ کی زیارت وصحبت جس طرح انسان کی عملی واخلاقی اصلاح کے لئے نسخہ اکسیر ہے بالکل اسی طرح جنکے حالات وملفوظات کے مطالعے سے بھی اخلاق واعمال کی اصلاح، دل ودماغ منور اور رُوح کو تسکین جاودانی نصیب ہوتی ہے۔

بزرگان دین کی اکثر کتب تصانیف اس وقت تقریباً ناپید یا فارسی زبان میں ہیں جن کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا، اس لئے اشد ضرورت تھی کہ اس امر پر کام کیا جائے۔ آج اس ہوش رُبا دور میں حضرت قبلہ علامہ اسد نظامی جیو قدس سرہ'' جنہوں نے

علم ودانش میں یہ رُتبہ حاصل فرمایا کہ بڑے بڑے خوش تقریر، فصیح البیان فاضل آپکی فصاحت وبلاغت دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے'' نے کتاب ہذا کا ترجمہ فرما کر سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے صاحب نسبت اشخاص پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے اور اس ضرورت کو بطریق احسن پورا کیا جس کے لئے احقر آپ کا انتہائی سپاس گذار ہے۔ یہ کتاب اسلامی تصوف میں ایک بیش بہا جوہر ہے۔ خدا سے رابطہ واتحاد کرنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

احقر العباد

محمد رمضان چشتی نظامی اسدی

تقریظ

حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین دہلوی چشتی فریدی جیو قدس سرہ اکثر حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ کو فرماتے ''اے خسرو! خواجگانِ چشت کے ملفوظات شریف کو یاد کرا اور انکا ذکر بہت بہت کیا کر کہ اس نعمت سے دل کو راحت اور خوشی پہنچتی ہے''

زیر نظر کتاب جو آئینہ طریقت اور رہنمائے طالبانِ حق ہے، مجموعہ ملفوظات ہے سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے معروف رُوحانی بزرگ حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کا جسے فارسی زبان میں خواجہ محمد کامگار خاں دکنی چشتی نظامی قدس سرہ نے قلم بند کیا اور آفتاب علم ورُوحانیت حضرت العلامہ اسد نظامی صاحب گنج العلم جیو قدس سرہ کی ذاتِ اقدس نے اس نادر کتاب کو نہایت تحقیق اور عقیدت مندی سے اُردو قالب میں جسے ڈھالا ہے۔

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی جیو قدس سرہ برصغیر پاک وہند کے نامور مشائخ میں شمار ہوتے ہیں جو ایک عالم متبحر ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب کثیر التصانیف بزرگ تھے جن کی کتب منیفہ میں تفسیر القرآن، رسالہ تشریح الافلاک، مالابُد کلیمی، سواء السبیل، تلک عشرۃ کاملہ، مرقع کلیمی، تسنیم، مکتوبات کلیمی اور کشکول کلیمی وغیرہ معروف ہیں، خاکسار کو جنکی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

زیر نظر کتاب مجالس کلیمی کی اشاعت کے بعد حضرت خواجہ صاحب جیو قدس سرہ کی

دوسری تصانیف کے تراجم بھی عنقریب قارئین کرام کے سامنے پیش کئے جائیں گے جنہیں حضرت مفکر دین وملت الشیخ علامہ اسد نظامی صاحب گنج العلم قدس سرہ نے بڑی تحقیق وتدقیق کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں۔

حضرت الشیخ علامہ صاحب قدس سرہ ایک بلند پایہ صوفی عالم دین، ایک عظیم مفکر، ایک صاحب ذوق مفسر، ایک کامل واکمل درویش اور ایک وجد آفرین ادیب تھے جنکا نام نامی دُنیائے علم ورُوحانیت میں محتاج تعارف نہیں، علم وفضل میں ایسے فائق تھے کہ موجودہ عہد کے بڑے بڑے جید علماء کرام جن کے رُوبرو حجت میں لب کشائی کی تاب وطاقت نہیں رکھتے تھے، آپ ادق سے ادق مسائل کو نہایت ہی مدلل اور دل نشین اور جامع ومانع طریقہ سے ''الفاظ قلیل اور معنی کثیر'' کے ساتھ اِس انداز میں بیان فرماتے کہ خواص وعوام میں سے ہر ایک کو سمجھنے میں آسانی ہوتی اور ہر ایک کی تسلی وتسکین ہوجاتی۔

خاکسار نے اس کتابِ مستطاب کا مطالعہ کیا، نہایت لطیف وپاکیزہ کتاب ہے جو علم سلوک وعرفان کے مطالب عالیہ اور مقاصد عمدہ پر مشتمل ہے، طالبوں کو چاہیے کہ اس کتاب کو اپنے ساتھ حفاظت سے رکھیں اور اس پر عمل کریں، میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ملفوظات سے طالبانِ حقیقت وعرفان کو سیراب فرمائے، آمین

یکے از نیاز مند درگہہ فرید (قدس سرہ)

محمد عبدالرؤف چشتی نظامی اسدی

استغاثہ بحضور
حضرت خواجہ کلیم اللہ جھان آبادی چشتی نظامی قدس سرہ

اے بحر عطائے لَمْ یَزَلِیْ یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)
اے قلزم جود نبی وعلی یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

دربار میں آپ کے آئینہ ہے روشنی طورِ سینا
اے شمع حریم لَمْ یَزَلِیْ یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

ہیں آپ حبیب ذوالمنن، شیدائے رُخِ یحییٰ مدنی (قدس سرہ)
نُور نگہ صدیق وعلی یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

ہیں آپ کے روضہ میں شاہا، انوارِ مدینہ جلوہ نما
ہے طور بکف نُورِ ازلی یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

مایوس غلاموں کے حق میں، سرکار دُعا جب آپ نے کی
آتی ہوئی آفت سر سے ٹلی یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

ہیں بزم منور میں تیری محبوب الٰہی کے جلوے
عشاق ہیں تیرے سارے ولی یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

محبوب و فرید و خواجہ کا ، تم خُلد بکف ہو مجموعہ !
اۓ منبع فیض خفی وجلی یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

عشاق نبی کی آنکھوں میں ہے راہِ نجات وکوۓ نبی
یہ راہ گذر، یہ تیری گلی یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

مداحِ حضور غریب ضیاؔ دربار میں حاضر ہے شاہا
ہواس پہ نوازش بہرِعلی رضی اللہ عنہ یا شیخ کلیم اللہ ولی (قدس سرہ)

فیضانِ کلیمی

(منقبت حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی چشتی نظامی جیوقدس سرہ)

سحر کردار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی (قدس سرہ)
کرم آثار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی (قدس سرہ)

زمانے پل رہے ہیں اُن کے دامانِ محبت میں
مجسم پیار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی (قدس سرہ)

شریعت کے طریقت کے ہدایت کے سیادت کے
علم بردار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی(قدس سرہ)

تلطف میں ، محبت پروری میں ، دلنوازی میں
یم ذخّار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی (قدس سرہ)

تصانیف آپ کی سرمایۂ رُشد و ہدایت ہیں
تجلی بار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی (قدس سرہ)

طلبگارِ ہدایت کوئی ہو تو ، رہنمائی کو
سدا تیار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی (قدس سرہ)

دل و جاں کی کروڑوں دلیاں آباد ہیں ان سے
عجب معمار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی (قدس سرہ)

نہیں نومید جعفر بھی، فقیروں درد مندوں کے
سُنا ہے یار ہیں خواجہ کلیم اللہ جہاں بادی (قدس سرہ)

مختصر تعارف

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی نظامی جیو قدس سرہ

از قلم

مجدد برحق، سلطان المحققین، مدقق فی العلم

حضرت علامہ اسد نظامی محدث کبیر قدس سرہ

مختصر تعارف حضرت شاہ جہاں آبادی قدس سرہ

اگر بوسہ بر خاکِ مرداں زنی   بمردے کہ پیش آیدت روشنی

دلاتا بزرگی نیارے بدست   بجائے بزرگان نیاید تشت

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی چشتی نظامی جیو قدس سرہ اُن چشتی سلسلہ کے بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے سرزمین دہلی میں فروکش ہوکر دینی و رُوحانی خدمات سرانجام دیں، آپکا دَورِ حیات ہوش رُبا دَور تھا، دُنیا فسق و فجور کی مرتکز ہوچکی تھی، طوفانِ ہوس پرستی کے تھپیڑے ایمان لیوا تھے جن کے ریلے خوفناک بن کر ہر سمت مسلّط ہو چکے تھے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مرشد گرامی حضرت خواجہ و شیخ یحییٰ مدنی چشتی نظامی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ) نے مسلک فریدی پہ گامزن ہوکر جنہیں سرزمین دہلی میں مقیم ہوکر کفر و باطل کی بڑھتی ہوئی یلغار کے سامنے سدِّ سکندری بننے کا حکم صادر فرمایا۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق   عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی

چنانچہ حضرت موصوف نے برضائے حق و بعون النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہ جہاں آباد کے معروف خانم بازار میں مسجد و خانقاہ تعمیر کی جس میں اُن فسق و فجور کے خلاف "کانھم بنیان" مَرصوص" بن کر قرآن وحدیث کے مطابق اعلائے کلمۃ الحق بلند فرمایا۔

لوگوں کو خوفِ خدا سے ڈرایا، اطاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ترغیب دلائی، عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسی گراں بہا نعمت کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھنے کا احساس پیدا کیا، وہ خوش بخت لوگ تھے جنہوں نے آپ کی آواز کو لبیک کہتے ہوئے دعوتِ ارشاد کو صدق و دل سے قبول کیا۔

حضرت شاہ جہاں آبادی قدس سرہ کے کرۂ ارضی پر دُور رس نتائج برآمد ہوئے لوگ فسق و فجور سے تائب ہو کر بندگانِ خداوند کریم جل جلالہٗ غلامانِ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بن گئے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی جیو قدس سرہٗ العزیز (المتوفی ۱۱۴۲ھ) جیسے جید عالم دین ولی کامل و اکمل کی علمی و رُوحانی تربیت کی اور جسے سرزمین دکن کا قطب بنا کر اورنگ آباد شریف میں مامور فرمایا جن کے خلف الرشید حضرت مولانا فخر الدین الملقب محب النبی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۹۹ھ) نے دہلی میں مقیم ہو کر دینی و رُوحانی علوم کا پرچار کیا پھر جنکے مورثِ علم و رُوحانیت حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد صاحب مہاروی قدس سرہ (المتوفی ۱۲۰۵ھ) سرزمین چشتیاں شریف پر جلوہ فگن ہوئے جن کے اخلاف میں سے حضرت خواجہ نور محمد ثانی نارووالے (المتوفی ۱۲۰۳ھ)، حضرت حافظ محمد جمال اللہ ملتانی (المتوفی ۱۲۲۶ھ)، حضرت خواجہ عاقل محمد (المتوفی ۱۲۲۹ھ)، حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی (المتوفی ۱۲۶۷ھ) علیہم الرحمہ افق ارض پہ ماہتاب بن کر کرۂ ارضی پہ چھا گئے۔

یہ فیضانِ کرم تھا حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی قدس سرہ کا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

زیرِ نظر کتاب ''مجالس کلیمی''، مرتبہ حضرت شیخ محمد کامگار خاں دکنی علیہ الرحمہ کا اُردو ترجمہ پیش خدمت ہے، خداوند کریم اسے بطفیل رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکرم التفات خواجگانِ چشت علیہم الرحمہ اپنی بارگہہ صمدیت میں مقبول و منظور فرما کر اہل ذوق کی رُوحانی تسکین کا موجب بنائے۔

ذکر نیکو رفتگاں دارد ثواب — عاصیاں رامی رہانداز عذاب
چوں بہ نیکو رفتگاں در ساختم — ہم نشینانِ ملائک یافتم
ہر کرا باشد محبت با خدا — گے بداند واصلانش را جدا
ذکر ایشاں ذکر آں یزداں بُود — یاد نیکو یادِ آں سبحاں بُود

یکے از خدام خواجگانِ چشت

علامہ اسد نظامی

چک نمبر R-۱۰/۱۱۴، ڈاک خانہ و تحصیل جہانیاں
ضلع خانیوال (ملتان شریف)

ولادتِ باسعادت

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کی ولادتِ باسعادت شاہ جہان آباد میں ہوئی جن کے بارے میں مرزا آفتاب بیگ دہلوی اپنی کتاب تحفۃ الابرار میں لکھتے ہیں

"شاہ جہان آباد عرف دہلی، ۲۴/ جمادی الثانی ۱۰۶۰ھ
مادۂ تاریخ لفظ غنی"[1]

حضرت موصوف قدس سرہ کے والد گرامی حضرت شیخ نور اللہ دہلوی جیو علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۰۸۵ھ) دہلی کے باشندہ تھے جن کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی قدس سرہ کی سن ولادتِ باسعادت کے متعلق حاجی نجم الدین قوم جھنجھونی مناقب المحبوبین میں لکھتے ہیں

"ولادتِ ایشاں بتاریخ بست ماہ جمادی الثانی در سنہ یک ہزار وشصت ہجری شُد چنانچہ تاریخ ولادتِ خود در لفظ غنی در رقعاتِ کلیمی نوشتہ اند"[2]

ترجمہ: آپ کی ولادتِ باسعادت بتاریخ چوبیس ماہ جمادی الثانی سن ایک ہزار ساٹھ ہجری ہے اسی طرح اپنی تاریخ ولادت لفظ غنی سے رقعات کلیمی میں تحریر فرمائی ہے

[1] نواب مرزا آفتاب بیگ دہلوی، تحفۃ الابرار، جدول ثانی، ص ۱۰۸، مطبوعہ مطبع رضوی دہلی
[2] حاجی نجم الدین علیہ الرحمہ، مناقب المحبوبین، ص ۴۶، مطبوعہ مطبع مصطفائی پریس لاہور

بیعت وخلافت

بعد از حصولِ علم آپ دہلی سے بغرض حج وزیارت بیت اللہ و حاضری بجناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لے گئے جہاں پر حضرت خواجہ یحییٰ مدنی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۲۲ھ) کی زیارت ہوئی، چھ ماہ تک جنکی غلامی میں رہے جن کے متعلق صاحب مفتاح الکرامات لکھتے ہیں

"چوں در مدینہ منورہ رفتند بحضرت قطب الاقطاب شیخ یحییٰ چشتی معشوق اللہ ملاقی گشتہ تا مدتِ شش ماہ در خدمت ماندہ یک اربعین کشیدہ بعدہٗ مرید شدند وخرقۂ خلافت واجازت می یافتند"[1]

ترجمہ: جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے وہاں پر حضرت قطب الاقطاب شیخ یحییٰ چشتی معشوق اللہ (قدس سرہ) سے ملاقات کی، چھ مہینہ کی مدت تک جنکی خدمت میں رہ کر ایک چلہ کیا، بعدہٗ مرید ہو کر خرقہ خلافت واجازت نامہ حاصل کیا

حضرت خواجہ شاہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ بعد از حصولِ خلافت واپس دہلی (شاہ جہاں آباد) تشریف لا کر خانم بازار میں خانقاہی نظام قائم کر کے مخلوقِ خدا کو اپنے فیض بیکراں سے مستفید فرمانا شروع کیا۔

[1] حضرت مولانا محمد فاضل احمد آبادی علیہ الرحمہ، مفتاح الکرامات، ص ۳۸۳، (قلمی) مملوکہ علامہ اسد نظامی

مدینہ طیبہ میں محفل میلاد

جن دنوں حضرت خواجہ کلیم اللہ جھان آبادی قدس سرہ مدینہ طیبہ حاضر تھے، انھی ایام ماہ ربیع الاوّل شریف میں محافل میلاد شریف منعقد ہوئیں جس میں مدینہ طیبہ میں مقیم عشاق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے

"در ہماں سال بعد از چند روز ماہِ مبارک مولود شریف یعنی ماہ ربیع الاوّل آمد واکثر بزرگان واکابران درآں دیار بُوند وبہ نیت مولود شریف نعمت ہائے از جنس، طعامہائے گوناگون مہیا ساختہ ختم مردمان راخورانیدند"[1]

ترجمہ: اُسی سال چند دنوں بعد ماہِ مبارک مولود شریف یعنی ماہ ربیع الاوّل آیا، اُس پاک نگری کے بزرگ واکابر بارادہ مولود شریف جمع ہوئے، مختلف کھانے لاکر لوگوں کو کھلائے

محافل میلاد شریف کا سلسلہ یہ کوئی نیا نہیں ہے بلکہ ابتدا سے چلا آ رہا ہے جسے بدعت وشرک نہیں کہا جاسکتا کیونکہ یہ طریقہ عشاق لوگوں کا ہے۔

۱ حضرت مولانا محمد فاضل احمد آبادی علیہ الرحمہ، مفتاح الکرامات، ص ۷۷۵، (قلمی) مملوکہ علامہ اسد نظامی

علمی کمالات

حضرت خواجہ کلیم اللہ جھان آبادی قدس سرہ کے علمی کمالات جنکی تصانیف کتب کثیرہ سے مترشح ہیں، حضرت موصوف کی تمام کتب منیفہ کی ہر عبارت تبحر علمی کی بیّن دلیل ہے جنکا ذکر صاحب مفتاح الکرامات نے ان الفاظ میں کیا ہے

"حضرت شیخ کلیم اللہ تحصیل علوم دینی ظاہری و باطنی بدرجہ اتم دارند"[1]

ترجمہ: حضرت شیخ کلیم اللہ حصول علم کے سلسلے میں دینی وظاہری و باطنی بدرجہ اتم رکھتے ہیں

علمی کمالات حضرت موصوف قدس سرہ کے متعلق حضرت قبلۂ عالم خواجہ نور محمد صاحب مہاروی چشتی نظامی فخری جیو قدس سرہ (المتوفی ۱۲۰۵ھ) کا ارشاد مبارکہ حکیم محمد عمر سیت پوری (قصبہ سیت پور تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ) علیہ الرحمہ خلاصۃ الفوائد میں لکھتے ہیں

"علمی کمالات حضرت خواجہ شاہ کلیم اللہ جھان آبادی جیو قدس سرہ زائد از حد شمار اند"[2]

ترجمہ: حضرت خواجہ شاہ کلیم اللہ جھان آبادی جیو قدس سرہ کے علمی کمالات حد شمار سے زائد ہیں

۱ حضرت مولانا محمد فاضل احمد آبادی علیہ الرحمہ، مفتاح الکرامات، ص ۷۷۵، (قلمی)

۲ حضرت حکیم محمد عمر سیت پوری علیہ الرحمہ، خلاصۃ الفوائد، ص ۹ (قلمی)، مملوکہ علامہ اسد نظامی

کسب معاش

آپکی ذاتی ملکیت ایک مکان جاگیرتھی وہیں سے جو کرایہ ملتا اُسی سے آپ اور اپنے بچوں کی کفالت فرماتے تھے جنکا حوالہ ملاحظہ کیجئے

''وجہ معیشت شیخ چناں بُود کہ یک حویلی در ملک خود داشتند مبلغ دو روپیہ ہشت آنہ کرایہ مقرر بُود بہ ہشت آنہ مکانے دیگر برائے سکونت کرایہ کرد گرفتہ بُودند دو روپیہ وجہ خرچ بہ جمیع وابستگانِ مے نمود''[1]

ترجمہ: آپکی معیشت کا انحصار ایک حویلی پر تھا جو آپکی ملکیت تھی اس کا کرایہ مبلغ دو روپے آٹھ آنے ملتا تھا، چنانچہ آٹھ آنے ماہوار کرایہ کا ایک مکان لے کر اس میں رہتے اور دو روپیہ آپ اپنی ضروریات پر صرف فرماتے

شہزادہ محمد فرخ سیر دہلوی علیہ الرحمہ نے جب آپ کی متوکل زندگی بسر ہوتے دیکھی تو ان سے رہا نہ گیا، کثیر جائیداد آپکو پیش کی تو آپ نے اسے قبول نہ فرمایا

''بادشاہ فرخ سیر بارہا الحاح نمود کہ حضرت بیت المال چیزے قبول فرمائند، ایشاں جواب دادند کہ حاجت نیست باز عرض کرد کہ حویلی از بہر نزول در معرض قبول فرمائید باز

[1] خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری علیہ الرحمہ، تکملہ سیر الاولیاء، ص ۸۵، مطبوعہ رضوی پریس دھلی

عرض نمود اگر اجازت باشد بندہ در خدمت آمدہ سعادت دارین بہ قدم بوسی حاصل نمودہ باشد، فرمودند کہ تو ظل الٰہی ہستی در سایۂ آں ذات ہمیشہ بدعا گوئی مشغول ام باآں نیز حاجت نیست بلکہ بندہ را تصدیع خواہد رسید''[1]

جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سلاطین اور امراء کی دولتوں سے عمر بھر بے نیاز رہے لیکن خدا اور رسول مقبول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نگاہِ التفات سے لنگر اور درس کی کفالت ہوتی رہی۔

بر توکل گر بود فیض روزیت ۔۔۔ حق رساند مثل مرغاں روزیت

[1] حضرت خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری چشتی نظامی علیہ الرحمہ، تکملہ سیر الاولیاء، ص ۸۵، مطبوعہ رضوی پریس دھلی

رُوحانی کمالات

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کے رُوحانی کمالات حدِّ قلم و بیان سے بھی زیادہ ہیں جن کے بارے میں صاحب تحفۃ الابرار لکھتے ہیں

"شیخ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ میں تشریف لائے جو کوئی آپ کو دیکھتا تھا، بے اختیار کہتا کہ قطبِ عالم آئے ہیں"[1]

آپ کے رُوحانی کمالات کا ذکر کرتے ہوئے مولوی شاہ مراد سہروردی علیہ الرحمہ سیر الاخیار میں لکھتے ہیں

"حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی اکابر و اعاظم اولیائے ہند سے ہیں، آپ کے خوارقِ عادات اور زُہد و عبادت کا شہرہ دُور دُور تک پھیلا ہوا تھا، بڑے نامور مشائخ تھے"[2]

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کے رُوحانی کمالات کا اعتراف ایک غیر مقلد مولوی حکیم عبدالحی ندوی کی زبانی سماعت کیجئے

"تھوڑے فاصلے پر قلعہ کے جانب حضرت کلیم اللہ جہان آبادی کا مزار ہے، مزار کے گرد کٹہرہ بنا ہوا ہے، یہ بزرگ بڑے عارف کامل تھے"[3]

---

۱ نواب مرزا آفتاب بیگ دہلوی، تحفۃ الابرار، جدول ثانی، ص ۱۰۹، مطبوعہ مطبع رضوی دہلی

۲ مولوی شاہ مراد علیہ الرحمہ، سیر الاخیار، ص ۳۷۷، مطبوعہ سُنی دار الاشاعت فیصل آباد

۳ مولوی عبدالحی ندوی، دہلی اور اُس کے اطراف، ص ۴۵، مطبوعہ اُردو اکادمی دہلی

فیوض و برکات کی تشہیر

آپ جب شاہ جہان آباد میں فروکش ہوئے تو رُوحانی فیوض و برکات سے مخلوقِ خدا کو مستفید کرنا شروع کیا

"خواجہ یحییٰ مدنی کے ارشاد سے شاہ جہان آباد میں تشریف لا کر تعلیم و تربیت خلق خدا میں مصروف ہوئے، ہزارہا طالبانِ خدا آپ کے وسیلہ سے منزلِ مقصود پر پونچے"[1]

آپ کے فیوض و برکات کے عام کرنے اور جس سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچنے کے متعلق بشیر الدین احمد لکھتے ہیں

"دن کو قال اللہ اور رات کو فقط اَللّٰہ اَللّٰہ کا شغل تھا، لوگوں کا ہجوم تھا، عموم میں خصوص اور خصوص میں عموم تھا"[2]

آپ کے فیوض و برکات سے غریب امیر لوگ مستفید ہوتے رہے

"اُمرا و فقرا حلقہ اعتقاد در گوش داشتند و بہ مطالب دینی و دنیوی کامیابی اندوختند"[3]

ترجمہ: امیر فقیر آپ کے حلقہ عقیدت میں سراپا گوش ہوتے تھے، دینی اور دُنیاوی امور میں کامیاب ہوتے تھے۔

---

۱ مولوی محمد امین چشتی نظامی چکوڑی علیہ الرحمہ، مرأۃ السالکین، ص ۱۱۸، مطبوعہ گوجرانوالہ

۲ بشیر الدین احمد، واقعات دار الحکومت دہلی (حصہ دوم)، ص ۱۱۷، مطبوعہ آگرہ

۳ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی علیہ الرحمہ، مآثر الکرام، ص ۱۴۱، مطبوعہ لاہور

آپ کے فیوض و برکات کی تشہیر اور مخلوقِ خدا کے مستفاد ہونے کے متعلق مشہور عارف باللہ حضرت مولٰنا شیخ احمد علی لاہوری چشتی نظامی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۲۸۱ھ) مرید حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی جیو قدس سرہ (المتوفی ۱۲۶۷ھ) قصر عارفاں میں بیان فرماتے ہیں

"بعد حصول اجازتِ ارشاد از حضرت قطب حقیقت فردِ طریقت شیخ یحیٰ المدنی وحج و زیارات پنجاہ سال در شاہ جہان آباد بدرس و تدریس طلباء و تعلیم و تلقین فقرا بر سجادۂ فقر و ریاضات استقامت داشت"[۱]

ترجمہ: قطب وقت فردِ حقیقت شیخ یحیٰ مدنی (قدس سرہ) سے اجازتِ ارشاد (یعنی اجازت بیعت و خلافت) اور حج و زیارت کے بعد پچاس سال تک آپ شاہ جہان آباد میں درس و تدریس طلباء کو تعلیم اور فقرا کو تلقین مسند سجادگی پہ فائز ہو کر فقر و ریاضت میں استقامت رکھتے تھے

مولوی اعجاز احمد صاحب دھلوی لکھتے ہیں

"و فیما بین قلعہ و مسجد باش ساخت و بتدریس و تلقین خلق مصروف گشت"[۲]

---

۱ حضرت شیخ احمد علی لاہوری علیہ الرحمہ، قصر عارفان، ص ۲۰۵، مطبوعہ اورینٹل کالج لاہور

۲ مولوی اعجاز احمد صاحب دھلوی، تتمہ مرقعہ شریف، ص ۷۶، مطبوعہ مجتبائی دھلی

حضرت ممدوح الذکر جیو قدس اللہ سرہٗ العزیز کے فیوض و برکات کی تشہیر کے متعلق صاحب مناقب حافظیہ حضرت شیخ غلام محمد ہادی علی خاں لکھنوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

"بعدہٗ بہ شاہ جہان آباد تشریف آوردہ فی مابین قلعہ و جامع مسجد شاہ جہانی اقامت فرمودند و اکثر مردمان را بشرفِ بیعت مشرف ساختہ بمرتبہ فضیلت رسانیدند و بمقامات عالیات فائز ساختند"[۱]

ترجمہ: جنکے بعد آپ شاہ جہان تشریف لائے، قلعہ اور جامع مسجد شاہ جہانی کے درمیان اقامت گزین ہوئے، اکثر آدمیوں کو آپ نے شرف بیعت سے منور فرما کر بلند مقامات تک پہنچایا اور وہ اعلیٰ مقامات پر فائز ہوئے

آپ کے متعلق صاحب مآثر الکرام لکھتے ہیں

"حق تعالیٰ اُورا بہ معماریٔ قلوب اختصاص بخشید و عالم عالم دل ہارا بہ تردستی ہمت مامور گردانید"[۲]

مذکورہ عبارت سے مترشح ہے کہ آپ نے جو علمی اور روحانی کارنامے سرانجام دیئے اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ کو فروغ بخشا جن کی بنا پر برصغیر پاک و ہند میں علمی روحانی سلاسل کو بے حد تقویت ملی۔

---

۱ ملفوظات حضرت خیر آبادی قدس سرہ، مناقب حافظیہ، ص ۲۴، مطبوعہ مطبع احمدی کانپور

۲ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی علیہ الرحمہ، مآثر الکرام، ص ۴۱، مطبوعہ لاہور

دینی خدمات

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کی دینی خدمات تحریر و تقریر کے سلسلے میں گرانقدر ہیں کہ جن کے متعلق حضرت مولانا محمد علی خیرآبادی چشتی نظامی فخری سلیمانی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۲۶۶ھ) بیان فرماتے ہیں

''ہر چند تحیر بیشتر ایں ورق نہ جائے شرح ایں سخن است''[۱]

ترجمہ: ہر چند جن پر زیادہ حیرت ہے کہ یہ ورق شرح سخن کی جگہ نہیں رکھتے

حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی دینی خدمات درس و تدریس کے ذریعے جو آپ نے سرانجام دیں جنکے بارے میں صاحب مناقب حافظیہ لکھتے ہیں

''اکثر مردمان را بشرف بیعت مشرف ساختہ بمرتبہ فضیلت رسانیدند''[۲]

ترجمہ: اکثر لوگوں کو آپ نے بیعت کر کے درجہ فضیلت کو پہنچایا

خانم بازار دہلی میں حضرت ممدوح نے دینی مدرسہ قائم کر کے طلباء کو بذریعہ علم مستفید فرمایا

''آمدن بتدریس علم مشغول گردید''[۳]

ترجمہ: آتے ہی تدریس علم میں مشغول ہو گئے

---

۱ ملفوظات حضرت خیرآبادی علیہ الرحمہ، مناقب حافظیہ، ص ۲۴، مطبوعہ مطبع احمدی کانپور

۲ ایضاً ۳ حضرت خواجہ امام بخش مہاروی علیہ الرحمہ، مخزنِ چشت، ص ۲۴۱ (قلمی)

درس و تدریس کے متعلق حضرت مولانا رحیم بخش دہلوی علیہ الرحمہ شجرۃ الانوار میں لکھتے ہیں

''بسیارے طلبائے علم آمدہ سکونت می نمودند و سبق کتب ہا می خواندند''[۱]

ترجمہ: بے شمار طلباء آ کر سکونت پذیر ہوئے اور کتابوں کے اسباق پڑھے

حضرت خواجہ صاحب جیو قدس سرہ نے شاہ جہاں آباد میں درس و تدریس کا باقاعدہ آغاز کر کے طلباء کو علمی فائدہ پہنچایا جن کا شہرہ دُور دُور تک پہنچا جس میں جوق در جوق طلباء حاضر ہو کر عالم دین بنے

''علم و فضل میں یگانۂ روزگار تھے اور بڑے بڑے علماء آپ کے تبحر علمی کے معترف تھے، سند فضیلت حاصل کر کے جب آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو یہ حالت تھی کہ ہر طرف سے تشنگانِ علوم آپ کے مدرسے میں آتے اور علم حاصل کرتے، اس عہد میں آپکا مدرسہ دہلی کا ایک ممتاز اور مشہور مدرسہ تھا، بلا مبالغہ اس مدرسے سے سینکڑوں افراد عالم و فاضل بن کر نکلے''[۲]

---

۱ حضرت مولانا رحیم بخش فخری دہلوی علیہ الرحمہ، شجرۃ الانوار، ص ۲۴۱، (قلمی)

۲ مولوی شاہ مراد سہروردی علیہ الرحمہ، سیر الاخیار، ص ۳۷۷، مطبوعہ فیصل آباد

آپکی تبحر علمی کے متعلق مولانا غلام علی آزاد بلگرامی علیہ الرحمت (المتوفی ۱۲۰۰ھ) لکھتے ہیں

"از مشاہیر مشائخ متاخرین است در علوم عقلی ونقلی پایۂ بلند ودر حقائق ومعارف رتبہ ارجمند داشت"[۱]

آپ کے علمی شغل کے متعلق مولانا غلام علی آزاد بلگرامی علیہ الرحمت مزید لکھتے ہیں

"در شاہجہان آباد در بازار خانم منزل گزید و بدرس کتب حقائق و تربیت اربابِ ارادت مشغول گشت وتفسیری برکلام اللہ در سلک تحریر کشید، امرا وفقرا حلقہ اعتقاد در گوش داشتند"[۲]

سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۱۴۵ھ) کے ایک قریبی رشتہ دار محمد معظم بہادر شاہ جوشیعہ عقیدہ رکھتا تھا، وہ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سے بیعت ہونے کی التجا کی، آپ نے اُسے بیعت کرنے سے قبل شیعہ مذہب سے تائب کیا پھر اُسے بیعت کیا

"محمد معظم بہادر شاہ بادشاہ سنہ چوتھے جلوس میں مرید ہوئے اور پیروی مذہب شیعہ سے توبہ کی، بعد انکے محمد شاہ تک جو بادشاہ ہوئے سب آستان بوسی کرتے رہے"[۳]

[۱] مولانا غلام علی آزاد بلگرامی علیہ الرحمت، مآثر الکرام، ص ۱۴۱، مطبوعہ لاہور

[۲] ایضاً

[۳] تذکرہ اولیائے ہند، جلد دوم، ص ۱۱۹، مطبوعہ دہلی، طبع اوّل

آپ ردِ وہابیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں جسے خواجہ عارف باللہ حضرت قاضی عبید اللہ صاحب چشتی نظامی ملتانی قدس سرہ (المتوفی ۱۳۰۵ھ) لکھتے ہیں

"میفر مودند مذہب وہابیہ از نجد پیدا شدہ است کہ عقائد شاں بخلاف حق اہل سنت والجماعت اند، ابن تیمیہ وابن قیم ایں مذہب وہابیہ را فروغ میدادند از یں عقائد وہابیہ ہر ممکن اجتناب باید گیر"[۱]

تبلیغ دین اور اصلاحی احوال کے متعلق پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب لاہوری مقاماتِ مظہری کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں

"حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی اور حضرت نظام الدین اورنگ آبادی کی اصلاحی کوششیں اس دَور میں آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں"[۲]

بلاشبہ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی تبلیغی مساعی کی بدولت بے شمار غیر مسلم جنکی ذاتِ گرامی سے متاثر ہوکر مشرف باسلام ہوگئے اور لاتعداد فاسق و فاجر لوگ فسق و فجور سے تائب ہوگئے۔

[۱] حضرت مولانا قاضی عبید اللہ ملتانی علیہ الرحمت (قلمی مخطوطہ)، ص ۱۹، مملوکہ علامہ اسد نظامی

[۲] محمد اقبال مجددی لاہوری، (مقدمہ) مقاماتِ مظہری، ص ۱۱۵، مطبوعہ اُردو سائنس بورڈ لاہور

رُوحانی خدمات

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی جیو قدس سرہ دہلی کے معروف خانم بازار میں فروکش ہوکر رُوحانی خدمات سرانجام دینے میں منہمک رہے جن کے متعلق صاحب جامع مکتوبات کلیمی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں

''در ہدایت خلق اللہ و اعلائے کلمۃ اللہ تا دم واپسیں کوشش بلیغ بکار بُردند''[۱]

ترجمہ: مخلوقِ خدا کی ہدایت اور اعلائے کلمۃ الحق بلند کرنے میں آپ آخری دم تک جدوجہد فرماتے رہے

حضرت موصوف قدس سرہ کی رُوحانی خدمات کے متعلق سلسلۂ چشتیہ نظامیہ فخریہ کے معروف مجدّد حضرت خواجہ امام بخش مہاروی چشتی نظامی فخری جمالی قدس سرہ (المتوفی ۱۳۰۰ھ) مرید و خلیفہ حضرت خواجہ خدا بخش صاحب خیر پوری قدس سرہ (المتوفی ۱۲۵۱ھ) مخزنِ چشت میں تحریر فرماتے ہیں

''جامع کمالات صوری و معنوی و خصوص بعلم حقائق نظیرے نداشت''[۲]

ترجمہ: تمام کمالات کے جامع ظاہر اور باطنی اعتبار سے بالخصوص علم کے حقائق میں نظیر نہیں رکھتے تھے

---

[۱] حضرت مولانا نورالدین حصاروی علیہ الرحمہ، مقدمہ مکتوباتِ شریف، ص۲ (قلمی)

[۲] حضرت خواجہ امام بخش مہاروی علیہ الرحمہ، مخزنِ چشت، ص۲۳۵ (قلمی)

تحریری خدمات

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی جیو قدس سرہ نے درس و تدریس اور رُوحانی خدمات کے ساتھ ساتھ تحریر کتب کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا جن کا ذکر مولوی رحمان علی کاکوری نے تذکرہ علمائے ہند میں کیا ہے

''مولوی کلیم اللہ جہان آبادی دانشمندے متبحر مرید شیخ یحییٰ مدنی بُود کتب معتبرہ در علوم مختلفہ و علم حقائق تصنیف کردہ سواء السبیل و کشکول و مرقع از تصنیفات بدیعہ اوست''[۱]

ترجمہ: مولوی کلیم اللہ جہان آبادی (قدس سرہ) دانش مند متبحر، شیخ یحییٰ مدنی (قدس سرہ) کے مرید تھے جنکی معتبر کتابیں مختلف علوم و حقائق پر تصنیف شدہ ہیں، سواء السبیل، کشکول، مرقع مشہور تصانیف ہیں

آپ کے سلسلۂ تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے صاحب حدائق الحنفیہ لکھتے ہیں کہ

''درمیانِ قلعہ و جامع مسجد کے تدریس و تلقین خلائق میں مصروف ہوئے اور علوم حقائق و معارف میں کئی کتب تصنیف کیں چنانچہ کتاب سواء السبیل و کشکول و مرقع وغیرہ مشہور و معروف ہیں''[۲]

---

[۱] مولوی رحمان علی کاکوری، تذکرہ علمائے ہند، ص۱۷۲، مطبوعہ منشی نامی نول کشور لکھنؤ

[۲] مولوی فقیر محمد جہلمی، حدائق الحنفیہ، ص۴۳۹، مطبوعہ منشی نامی نول کشور لکھنؤ

آپکی تصانیف میں سے مشہور تفسیر کلیمی (قرآن القرآن) عربی جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے (جو اس احقر راقم السطور کی ملکیت ہے)۔ آپکی تصانیف کے متعلق صاحب تکملہ سیر الاولیاء رقمطراز ہیں

''ازیں حضرت تصانیف رائقہ است چنانچہ سواء السبیل و
تسنیم وعشرہ کاملہ وقرآن القرآن ومرقعہ شریف وکشکول کہ
تا از اں جملہ کتب دستور العمل مشائخ ماست کشکول ومرقعہ
مقام خرقہ خلافت پیرانِ ما مے دہد''[1]

آپکی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے حاجی نجم الدین سلیمانی علیہ الرحمت لکھتے ہیں

''حضرت شیخ کلیم اللہ را تصانیف بسیار است چنانچہ تفسیر
قرآن القرآن کہ مشابہ تفسیر جلالین است اما آں در مذہب
حنفی است وجلالین در مذہب شافعی، وسواء والسبیل وتسنیم،
عشرہ کاملہ وکشکول ومرقعہ ورقعات کلیمی والہامات کلیمی و
یک رسالہ در علم منطق است وغیرہ بسیار اند''[2]

آپ کی تصانیف مبارکہ کے متعلق آپ کے دو شعر مشہور ہیں۔

ہر آں کو لقمہ زیں کشکول ماخورد	قلندر گشت گو از دو جھان برد
ہر آں کو ایں مرقعہ کہ بردوش	بجانان بے گماں گردد ہم آغوش

[1] حضرت خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری علیہ الرحمہ، تکملہ سیر الاولیاء، ص ۸۱/۸۰، مطبوعہ دھلی

[2] حضرت حاجی نجم الدین سلیمانی علیہ الرحمت، مناقب المحبوبین، ص ۴۷، مطبوعہ لاہور

ترجمہ: جس کسی نے ہمارے کشکول سے ایک لقمہ بھی کھالیا وہ قلندر بن گیا اور دونوں جہان میں سرخرو ہوا اور جس کو ہم نے خرقہ پہنایا وہ محبوب حقیقی سے ہم آغوش ہوگیا

آپ کے علمی کارناموں پر بحث کرتے ہوئے مرزا احمد اختر دھلوی لکھتے ہیں

''آپ کثیر التصانیف گذرے ہیں مرجع خلائق تھے آپکی تصانیف سے تفسیر کلیمی وسواء السبیل وتسنیم وعشرہ کاملہ و کشکول ومرقعہ ورقعات کلیمی والہامات درسلسلۂ منطق وغیرہ بتیس کتب ہیں''[1]

[1] مرزا احمد اختر دہلوی، مناقب فریدی، ص ۳۴، مطبوعہ مطبع احمدی دہلی

فہرست کتب مصنفہ حضرت صاحب قدس سرہ

فہرست کتب تصانیف منیفہ حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ

۱	مکتوبات کلیمی	فارسی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۲	اشارات کلیمی	عربی	(مملوکہ مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف)
۳	ردّ روافض	عربی	(مملوکہ مخزونہ تونسہ شریف)
۴	کشکول کلیمی	فارسی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۵	مرقع کلیمی	فارسی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۶	تلک عشرۃ کاملہ	عربی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۷	سواء السبیل	عربی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۸	تسنیم	عربی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۹	مالابُد کلیمی	عربی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۱۰	تفسیر القرآن	عربی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۱۱	الہامات کلیمی	عربی	(مخزونہ مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف)
۱۲	رسالہ تشریح الافلاک	عربی	(مملوکہ علامہ اسد نظامی)
۱۳	شرح القانون		(مخزونہ مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف)

متذکرہ کتابیں (مخطوطہ) مخزونہ مدرسہ محمودیہ تونسہ شریف میں موجود ہیں جن میں سے بعض کتابیں احقر کے ذاتی کتب خانے میں بھی موجود ہیں۔

رحلتِ شریفہ

رحلتِ شریفہ حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی نظامی قدس سرہ کی بتاریخ ۱۴/ ماہ ربیع الاوّل ۱۱۴۲ھ ہجری بیان کی جاتی ہے جنکا تاریخی قطعہ مفتی غلام سرور لاہوری (المتوفی ۱۳۰۷ھ) نے خزینۃ الاصفیاء (جلد اوّل) میں تحریر کیا ہے جسے ملاحظہ کیجئے۔

کلیم اللہ چو از فضل الٰہی　　ز دُنیا شُد بخلد جاوِدانی

دو تاریخش بہر سال رحلش　　برآید مدعا از وَے چو خوانی

یکے موسیٰ ثانی، کاشف دین　　دِگر عرفانِ دین موسیٰ ثانی
۱۱۴۲ھ　　۱۱۴۲ھ

کلیم اللہ چشتی مبارک　　بگو ترحیل آں شیخ زمانی[۱]
۱۱۴۲ھ　　۱۱۴۲ھ

آپ کی رحلت شریفہ کے متعلق نواب عماد الملک غازی الدین نظام علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ) مثنوی فخریۃ النظام میں تحریر فرماتے ہیں۔

کہ کلیم اللہ آں بزرگ مقام　　زد چو بر طور لامکانی کام

ماہ رحلت ربیع الاول دان　　روز ہم بست و چھارم زاں

سالِ ہجرت زمان رحلت او　　یک ہزار ست و یکصد و چہل و دو[۲]

---

[۱] مفتی غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیاء، جلد اوّل، ص ۴۹۵، مطبوعہ ثمر ہند لکھنؤ

[۲] حضرت نواب غازی الدین نظام علیہ الرحمہ، مثنوی فخریۃ النظام، ص ۲۴۴، (خطی)

حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی رحلت شریفہ کے متعلق صاحب مناقب المحبوبین دو تاریخی قطعے لکھتے ہیں۔

قطعہ وفات

موسئ اُمت کلیم اللہ عصر — بود مقبول دو عالم از قبول

واصل حق بُود در باطن کنوں — ہم بظاہر با خدا کردا وصول

سال وصلش ہاتف از کلک جلی — زو رقم شد حشر با آلِ رسول

۱۱۴۲ھ

ایضاً

فضل و کمالش بیش بُودہ — مرہم قلب ریش بُودہ

سال وصالش گفت ہاتف — قطب زمانہ خویش بُودہ[1]

۱۱۴۲ھ

حضرت ممدوح جیو قدس سرہ کا مزار اقدس لال قلعہ اور مسجد شاہجہانی کے درمیان موجود ہے۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے دوران انگریزوں نے آپ کی مسجد اور روضۂ عالیہ کو شہید کر دیا تھا جنہیں حضرت غوث الاعظم خواجہ شاہ اللہ بخش صاحب تونسوی چشتی نظامی فخری سلیمانی جیو قدس اللہ سرہٗ العزیز (المتوفی ۱۳۱۹ھ) نے اپنے صرفِ کثیر سے دوبارہ تعمیر کرائے۔

۱ حضرت حاجی نجم الدین سلیمانی علیہ الرحمہ، مناقب المحبوبین، ص ۴۶، مطبوعہ مطبع محمدی لاہور

اولادِ امجاد

حضرت خواجہ شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی قدس سرہ کے فرزندانِ گرامی چار تھے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں جن کے فرزندوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں

(۱) حضرت حافظ حامد سعید علیہ الرحمہ

(۲) حضرت حافظ محمد فضل اللہ علیہ الرحمہ

(۳) حضرت حافظ محمد احسان اللہ علیہ الرحمہ

(۴) حضرت خواجہ محمد علیہ الرحمہ[1]

صاحب تذکرۃ المشائخ نے جنکی پانچ صاحبزادیوں کا بھی ذکر کیا ہے

"پانچ بیٹیاں تھیں اول بی بی رابعہ کہ محمد ہاشم آپ کے خلیفہ سے منکوحہ ہوئی دوسرے فخر النساء کہ آپ کے برادر زادہ شیخ عبدالرحیم نام سے منکوحہ ہوئی تیسرے بی بی زینب عرف بی بی مصری کہ شاہ میر سے منکوحہ ہوئی چوتھی کا نام راوی نے نہیں لکھا لیکن یہ لڑکی بھی بعد فوت بی بی رابعہ محمد ہاشم کے نکاح میں آئی تھی اور پانچویں کا حال راوی نے نہیں لکھا کہ اوس کا کیا نام تھا اور کس سے منکوحہ ہوئی"[2]

۱ شیخ رحمت علی چھپوری علیہ الرحمہ، مرأت ضیائی، ص ۱۹ (قلمی) مخزونہ خانقاہ عالیہ تونسہ شریف

۲ حضرت مولانا مولا بخش چشتی نظامی علیہ الرحمہ، تذکرۃ المشائخ، ص ۱۰۳، مطبوعہ فیروز پور شہر

خلفاءِ گرامی

حضرت خواجہ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی چشتی نظامی جیو قدس سرہ کے خلفائے گرامی حسب ذیل ہیں

(۱) حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہ
(۲) حضرت میاں بدھن ملتانی علیہ الرحمہ
(۳) حضرت حافظ محمود دہلوی علیہ الرحمہ
(۴) حضرت شیخ جمال الدین چشتی فاروقی علیہ الرحمہ پاکپتن شریف
(۵) حضرت شیخ حامد علیہ الرحمہ فرزندار جمند حضرت شاہ جہاں آبادی علیہ الرحمہ
(۶) حضرت قاضی عبدالولی اورنگ آبادی علیہ الرحمہ
(۷) حضرت شیخ محمد نامدار ناگوری علیہ الرحمہ
(۸) حضرت شیخ ضیاء الدین ناگوری علیہ الرحمہ
(۹) حضرت قاضی جلال الدین سندھی علیہ الرحمہ
(۱۰) حضرت شاہ محمد ہاشم دہلوی علیہ الرحمہ داماد حضرت جہاں آبادی علیہ الرحمہ
(۱۱) حضرت مولٰنا محمد کامگار خاں علیہ الرحمہ صاحب مجالس کلیمی
(۱۲) حضرت ملا ابوالفیض علیہ الرحمہ
(۱۳) حضرت شیخ اچھا دہلوی علیہ الرحمہ
(۱۴) حضرت مولانا محمد عفیف بدایونی علیہ الرحمہ

مختصر تعارف ''صاحب جامع مجالس کلیمی''

حضرت شیخ محمد کامگار خاں صاحب حصاری چشتی نظامی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۱۵۱ھ) مرید و خلیفہ حضرت خواجہ نظام الدین صاحب اورنگ آبادی چشتی نظامی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۴۲ھ) سرزمین دکن کے باشندہ تھے۔ حضرت موصوف نے اپنے متعلق مجالس کلیمی کے افتتاحی سطور میں ذکر فرمایا ہے

''ایں عاصی سراپا تقصیر خاکسار محمد کامگار و اخوی محمد نورالدین نقشبندی الحسینی الحصاری کہ یکے از غلامان درگاہِ آسمان جاہ حضرت غریب نواز یعنی نظام الملک والدین است در بلدۂ فاخرہ فجستہ بنیاد کہ از بلاد دکن مشہور است و معروف مسکن و ماوا و مولد دریں جا است''[۱]

ترجمہ: یہ عاصی سراپا گناہ خاکسار محمد کامگار اور برادرم محمد نورالدین نقشبندی الحسینی الحصاری درگاہ آسمان جاہ حضرت غریب نواز یعنی نظام الملک والدین کی درگاہ کے غلام ہیں بلدۂ فاخرہ فجستہ بنیاد معروف علاقہ دکن ہمارا پیدائش و مسکن اسی جگہ پر ہے

حضرت کامگار خاں چشتی نظامی علیہ الرحمہ دکن کی شاہی فوج میں ملازم تھے چنانچہ ملازمت کے سلسلے میں دکن سے دہلی جانا پڑا، وقت نکال کر خانم بازار میں حضرت

---

[۱] حضرت شیخ محمد کامگار خاں علیہ الرحمہ، مجالس کلیمی، ص ۱/۲ (قلمی)، مملوکہ علامہ اسد نظامی

خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے رہے، حضرت خواجہ صاحب جیو قدس سرہ کی مجالس میں رہ کر جو کچھ ارشاد گرامی ہوا جنہیں وہ قلم بند کرتے رہے چنانچہ ملازمت کی مجبوری کی بناء پر واپس دکن آنا پڑا، دورانِ حاضری آپ کے ارشادات کو حیطۂ تحریر میں لاکر ''مجالس کلیمی'' کے نام سے موسوم کیا جنکا ایک قدیم خطی نسخہ تونسہ شریف ایک مولوی صاحب کے پاس تھا جسے خواجہ غلام محمد سلیمان تونسوی مدظلہٗ کی وساطت سے ملا جسے اپنی محدود علمی بساط کے مطابق جنکا اُردو ترجمہ کر کے شائع کرنے کا شرف عظیم حاصل کیا چنانچہ اس صاحب مجالس کلیمی کا ایک اور خطی نسخہ

''احسن الشمائل''

کا بھی اُردو ترجمہ ہو چکا ہے وہ بھی وقت آنے پر انشاءاللہ شائع ہوگا، اُمید واثق ہے کہ اہل ذوق حضرات مکمل طور پر تعاون فرما کر عنداللہ وعندالناس ماجور ہوں گے۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

احقر العباد علامہ اسد نظامی

چک نمبر R-۱۰/۱۱۴ ڈاک خانہ و تحصیل جہانیاں ضلع خانیوال

بتاریخ یکم ماہِ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ

مجالسِ کلیمی

ملفوظاتِ طیبات

حضرۃ خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی نظامی قدس سرہٗ

مرتبہ

حضرۃ خواجہ محمد کامگار خان دکنی چشتی نظامی علیہ الرحمۃ

تحقیق و ترجمہ

حضرت علامہ اسد نظامی چشتی سلیمانی قدس سرہٗ

مکتبہ چشتی سیریز جہانیاں

یا اللہ بخش

رَبِّ یَسِّرْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم وَ تَمِّمْ بِالْخَیْر

مقدمہ حمد بے حد و قیاس سے مُبرّا اُس خالق بے نیاز کیلئے ہے کہ جس نے کائنات کی بنیاد نیستی پر رکھی، عدم وجود کو وجود میں لا کر کائنات کو آباد کیا جس میں خود جلوہ گری فرمائی سبحان اللہ وجود عین عدم وجود ہے نیستی ہستی کا مرکز ہے۔

تا تو بینی ہستی خود اے پسر نیستی و نیستی و نیستی
چونکہ گشتی نیست ہستی رُو نمود اصل ہستی نیستی شد وا نمود
ایں معما فارغ از تقریر ہاست ایں عبارت خارج از تحریر ہاست
فہم عالی عاجز است از درکِ ایں عاقلاں معقول گے کردند ازیں

ترجمہ: برخوردار! اگر تو اپنی ہستی کو دیکھ لے، نہیں ہے، نہیں ہے اور نہیں ہے، چونکہ جو کچھ نہیں ہے وہی ہستی ظاہر ہوئی، اصل ہستی نہیں وہ نمایاں ہوئی، یہ راز بیان سے باہر ہے اور یہ عبارت تحریر سے خارج ہے، بلند فہم ادراک سے عاجز ہے، عقل مند کس طرح غور کرتے ہیں

دُرود بے حد صلوٰۃ لا متناہی (دائماً وابداً) مظہر اتم رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پر اور ان کے تمام آل وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر،

ہدایت کے راستے پر ہادی وراہنما جو وادیٔ گمراہ وضلالت سے نکالنے والے ہیں تابعین وتبع تابعین کے ساتھ رحمت ایزدی بیکراں ہے جنکے پیروکار جانشین پر بھی

امابعد۔ عاصی سراپا تقصیر خاکسار محمد کامگار و برادرم محمد نورالدین نقشبندی الحسینی الحصاری حضرت غریب نواز یعنی نظام الملک والدین (یعنی حضرت مخدوم خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی جیو قدس سرہ) کی بارگاہِ ولایت کے نیازمندوں میں سے ہیں جنکا مولد ووطن بلاد دکن ہے (یعنی اورنگ آباد شریف ہے) اور پیدائش ورہائش بھی اسی مقام پر ہے، ہم دونوں بھائی حضرت مدظلہٗ العالیٰ کے نقش قدم پر گامزن ہیں اور ہر وقت جن سے سعادت دارین حاصل کرتے ہیں، معشوق اللہ حضرت شاہ کلیم اللہ سلّمہٗ اللہ تعالیٰ (جسے رب العزت سلامت رکھے) اس احقر کے جو پیروں کے بھی پیر مرشد ودستگیر ہیں، دارالخلافہ دہلی شہر بادشاہان ہند میں تشریف رکھتے تھے جن کی زیارت وغلامی کا شوق اور قدم بوسی کی خواہش دل میں جاگزین تھی، برادرم محمد نورالدین علیہ الرحمہ اکثر اوقات فرطِ محبت کی بناپر دہلی میں جانے کا ارادہ کرتے (یعنی حیدرآباد دکن سے دہلی) چونکہ اسکے دل میں آپ کی زیارتِ باسعادت اور زیادہ محبت وارفتگی کی وجہ سے حضرت کی جدائی ہرگز گوارا نہ تھی جو ہر وقت شاق گذرتی تھی اور ہر وقت چاہتے کہ کسی نہ کسی طرح دہلی جاکر

کسی ذریعے سے حضرت کی زیارت ہوجائے، اتفاق سے حضرت غریب نواز نے (یعنی حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہ) کسی تقریب کے سلسلے میں (اورنگ آباد شریف سے) دہلی تشریف لے جانے کا اظہار فرمایا مگر آپ کی معیت میں دہلی جانے کی خواہش کا اظہار کرنے کی جرأت نہ کرسکا، دریں اثناء ایک واقعہ درپیش ہوا کہ سلطان فرخ سیر کے عہد اقتدار میں بخشی الممالک امیرالامراء حسن علی خاں بہادر سپہ سالار صوبہ دار دہلی جانے لگے تو احقر نے بھی دہلی جانے کی گذارش کی۔

مقررہ وقت پر نواب صاحب کے قافلہ کے ساتھ دہلی جانا چاہا، دل میں یہ سخت تمنا تھی کہ جتنی جلدی ہوسکے حضرت (شاہ کلیم اللہ قدس سرہ) کی خدمتِ بابرکات میں حاضر ہوکر قدم بوسی کرسکوں اور میرے بھائی کی بھی بعینہٖ یہی کیفیت تھی اس خواہش کا اظہار حضرت خواجہ شاہ نظام الدین اورنگ آبادی (قدس سرہ) کی خدمتِ بابرکات میں بھی کیا جنکی اجازت سے دہلی جانا چاہا، حضرت والا جاہ نے ہم دونوں بھائیوں کو نواب صاحب کے قافلے کے ساتھ دہلی جانے کی بخوشی اجازت مرحمت فرمائی۔ بالآخر ہم دونوں بھائی نواب صاحب کے ہمراہ ۳/ماہ محرم الحرام ۱۱۳۲ھ ہجری المقدس اورنگ آباد سے دہلی کی جانب روانہ ہوئے، راستہ میں برہان پور پہنچے مگر ہمارے دل میں دہلی جانے کی بے قراری زیادہ تھی، برہان پور سے سیدھا قافلہ دہلی پہنچا ہم فی الفور قافلہ سے جدا ہوکر شاہ جہان آباد جاکر

حضرت معشوق اللہ شاہ کلیم اللہ (قدس سرہ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے، علمی اور رُوحانی استفادہ کیا جو تمنا دیرینہ تھی وہ قدرتِ کاملہ نے حضرت اورنگ آبادی (قدس سرہ) کی دعاؤں اور اجازت سے پوری کر دی۔

برادرِ محترم کا انتقال

دہلی کے قیام کے دوران برادرِ محترم محمد نورالدین ۲۷/ ماہِ ربیع الاوّل ۱۱۳۲ہجری کو اس دارِفانی سے رُخصت ہو گئے یہ واقعہ جان لیوا میرے لئے نا قابل برداشت تھا جو نا گہانی بلا کی صورت میں مجھ پر نازل ہوا۔

قلم تا سرکند ایں داستاں را ۔۔۔ بآب تیغ می شوید زبان را

ترجمہ: کب تک قلم لکھے گی اس داستاں کو، تلوار کے پانی سے زبان کو دھونا چاہیے

بھائی کی جدائی کی اندوہ اثر کیفیت مجھ پر ہر وقت غالب آ گئی کہ جن کا اظہار زبان و قلم کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا مگر ماسوائے صبر و شکر کے اور کوئی چارہ بھی نہیں۔ اس برادرِ محترم کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں مجالس کلیمی سے بڑھ کر اور کوئی تحفہ نہیں ہے، دہلی میں حضرت شاہ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی جیو مدظلہٗ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ کی مجالس مبارکہ میں بیٹھ کر جو الفاظ و واقعات ارشادات ہوں جسے ضبط تحریر کر سکوں جنکا ثواب بھائی محمد نورالدین مرحوم کو پہنچے، قارئین حضرات جسے پڑھ کر برادرم مذکور کو ایصالِ ثواب کر سکیں، جب برادرم

محمد نورالدین کی رحلت کی خبر حضرت شاہ اورنگ آبادی مدظلہٗ کو پہنچی تو انھوں نے بھی تعزیت و ایصالِ ثواب کا اہتمام فرمایا اور حضرت شاہ جہان آبادی مدظلہٗ بھی مجلس کے اختتام پر روزانہ ایصالِ ثواب کرتے۔

حیف ازیں گلزارِ عالم آں گُل بے خار رفت
عقل رفت و صبر رفت آرام رفت و یار رفت

تحفہ می خواست دل تا سُوئے دلدارم بُرد
حیرت و افسوس ماندہ در دِل و دلدار رفت

داغ حیرت بر دلم بہ نہاد نیرنگ فلک
حالت یاراں چہ گویم طاقت از اغیار رفت

دلق نیلے کرد در بر آسماں در ماتمش
آفتاب اندر کسوف آمد چوں آں اخیار رفت

مَن چہ باشم تا کُنم ماتم برائے نُور دیں
کرد ماتم آسماں از مہر و مہہ انوار رفت

رحمت حق باد بر ارواح پاکِ اُو قریں
زیں جہاں آں صوفی صافی بحق سرشار رفت

عالی ایں ماتم سرا تاہست باقی کس مباد
مبتلائے درد درماں بے جنوں غمخوار رفت

ترجمہ: افسوس کہ اس گلزارِ عالم سے وہ بے خار پھول چلا گیا

عقل گئی ، صبر گیا ، آرام گیا ، دوست گیا

میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تحفہ اپنے دلدار کی طرف لے جاؤں

دل حیرت اور افسوس سے رہ گیا کہ وہ دلدار چلا گیا

نیرنگی فلک نے میرے دل پر حیرت کا داغ رکھ دیا

دوستوں کی حالت کس طرح کہوں کہ اغیار سے طاقت چلی گئی

میری گدڑی نیلی ہو گئی اور آسمان پر جن کا ماتم ہوا

سورج پردے میں آ گیا جب وہ دوست چلا گیا

میں کیا ہوں اور کیا کروں نُورِ دیں کے لئے ماتم

کیونکہ آسمان نے ماتم کیا سورج اور چاند سے نُور چلا گیا

رحمت حق جن کی رُوح پاک پر ہمیشہ کے لئے ہو

اس دُنیا سے وہ صوفی و صافی حق میں سرشار ہوا اور چلا گیا

یہ دُنیا ماتم سرا ہے جس میں کسی کو بقا نہیں

درد و درماں میں مبتلا ہوا اور بغیر جنوں کے غمخوار چلا گیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پہلی مجلس

بروز اتوار بتاریخ ستائیسویں ماہ ربیع الاوّل ۱۱۳۲ ہجری المقدس کو قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی، آپ نے مجھ پر بے حد شفقت و عنایت فرمائی، حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی مدظلہٗ کی خیر و عافیت معلوم کی جن کے جواب میں کمترین نے عرض و معروض کی جسارت کی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ خیر خیریت سے اور صحیح البدن (تندرست) ہیں،

سفر دہلی

خاکسار نے اپنے گھر (اورنگ آباد شریف) سے دہلی آنے کا واقعہ عرض کیا، راستہ میں سفر کے دوران امیر الامراء کے لشکر میں بے حد پریشان ہوا، دو تین منزل تک تو سفر قابل برداشت تھا مگر آگے کا سفر نا قابل برداشت ثابت ہوا، جی چاہتا تھا کہ اس لشکر سے الگ ہو کر سیدھا دہلی آ جاؤں مگر سفر کی صعوبت اور مسافت کی بناء پر مجبور تھا، گھر سے روانگی سے قبل حضرت غریب نواز مدظلہٗ (یعنی حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی جیو قدس سرہ) نے آپکی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم صادر فرمایا اور ساتھ ہی یہ تاکید فرمائی کہ تم میرا خط حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں پیش کر دینا، چنانچہ حضرت

صاحب نے برادرم محمد نورالدین صاحب کی خیر و عافیت پوچھی جن کے بعد احقر نے عرض کی کہ حضور! جسے آپکی قدم بوسی کا بہت زیادہ اشتیاق تھا مگر ضعفِ پیری کی بنا پر حاضر خدمت نہ ہوسکا جسے بیان نہیں کیا جا سکتا، اصل صورتِ حال آپ پر واضح ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہِ فضل و بندہ پروری ارشاد فرمایا

"دونوں بھائیوں کے دیکھنے کا مجھے بہت ہی اسقدر اشتیاق
تھا گویا کہ تمہارے شیخ کے دیکھنے کے مترادف ہے"

خاکسار نے جب حضرت کی شفقت و عنایات دیکھیں تو فرطِ محبت اور غلبہ شوق کی بنا پر وجود پر لرزہ طاری ہو گیا، نیز برادرم محمد نورالدین علیہ الرحمہ بیان فرماتے تھے

"حضرت کی اس مہربانیوں کے پیش نظر مجھ پر مزید رقت
طاری ہو گئی اور بے اختیار زمین پر گر کر سجدۂ شکر ادا کیا"

بعینہ یہی کیفیت مجھ خاکسار کی تھی، زبان گُنگ ہو گئی، وجود پر کپکپی طاری ہو گئی تھوڑی دیر بعد مجلس کے اختتام پر آپ نے دُعائے خیر فرمائی،

احقر اجازت لے کر اپنے حجرے میں چلا گیا اور حضرت والائے جاہ کی مہربانیوں اور برادرم محمد نورالدین قدس سرہ کی رفاقت پر غور کرتا رہا۔

دوسری مجلس

بروز جمعۃ المبارک ۴ر ماہِ ربیع الثانی ۱۱۳۲ھ ہجری المقدس کو جب آپ نے مجلس منعقد کی تو احقر نے بھی اس مجلس مبارکہ میں شامل ہو کر پابوسی کی سعادت حاصل کی، ارشاد ہوا

ملکی حالات

"عزیزم مذکور! فرخ سیر کی بے خبری (عدم توجہگی) کی بنا پر ہندوستان کا بادشاہ اُمور سلطنت حکمرانی سے بے حد غافل اور کاہل ہے، ہندوستان کا خلیفہ ہو کر اس قدر بے خبری؟"

ہندوستان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرخ سیر اور دیگر عمائدین حکومت کی تساہل پسندی عوام سے عدم توجہگی طوائف الملوکی کے متعلق آپ نے بیان فرمایا کہ

"فرخ سیر کا دادا عالمگیر اوّل صاحب حال اور باخبر بادشاہ
تھا۔ رعایا کی ہر وقت خبر گیری کرتا تھا جن کی بنا پر رعایا میں
بے حد مقبول تھا"

جن کے بعد آپ نے اپنے شیخ محترم حضرت خواجہ شمس الدین یحییٰ مدنی قدس سرہ کے متعلق ارشاد فرمایا

حالاتِ شیخ

"میرے شیخ محترم شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ برائے زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاءً و تعظیماً اپنی والدہ ماجدہ کی اجازت سے

تشریف لے گئے، آپ کی والدہ ماجدہ گجرات (کاٹھیاوار) میں قیام پذیر تھیں، حضرت صاحب نے اپنی والدہ محترمہ سے یہ وعدہ کیا کہ حج بیت اللہ و زیارت روضۂ مطہرہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیک وسلم سے فارغ ہونے کے بعد واپس آجاؤں گا، جب آپ حج بیت اللہ کے بعد مدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں حاضر ہوئے جس میں آپکو رُوحانی کیفیت حاصل ہوئی اور واپس جانے کی جسارت نہ ہوسکی، دورانِ قیام آپ کو اپنی والدہ ماجدہ سے کیا ہوا عہد و پیمان بھی یاد آجاتا مگر حضور صلی اللہ علیک وسلم کی محبت دل پر غالب آجاتی، مدینہ منورہ میں حضرت شیخ عثمان نامی درویش صاحب کمال بزرگ تھے، اپنے دوستوں کے ساتھ رہائش گاہ میں فروکش تھے، حضرت صاحب وہاں پر تشریف لے گئے، وہاں پر اس بزرگ کا مکان روضۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متصل تھا، شیخ مذکور انتہائی طور پر خوش رُو اور صاحب وجاہت بزرگ تھے، جُبّہ سیاہ اور عمامہ (پگڑی) رنگین زیب تن کئے ہوئے تھے اور حاضرین محفل کا لباس بھی اسی قسم کا تھا"
حضرت شیخ (یحییٰ مدنی) قدس سرہ نے اُس محفل کی اہمیت و کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا

"میری اس محفل میں حاضری کے وقت لباس کے علاوہ صورت بھی تمام حاضرین کی یکساں دکھائی دیتی تھی جنکے چہرے نورانی اور لباس سیاہ (دھاری دار) تھے یوں محسوس

ہوتا تھا کہ ابر سیاہ سے چاند نمودار ہو رہا ہے، دل میں یہ خیال کیا کہ شیخ سے مشورہ کیا جائے کہ میں اپنی والدہ ماجدہ سے یہ وعدہ کر کے یہاں آیا ہوں کہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد واپس گھر لوٹ آؤں گا جن کے وعدے کا ایفا کیسے کیا جائے اور واپس کیسے جاؤں، یہاں رہ جاؤں یا واپس چلا جاؤں؟ میں نے بے اختیار ہو کر شیخ کے قریب جا کر اپنا مدعا بیان کیا جن کے جواب میں شیخ نے فرمایا کہ اپنی والدہ ماجدہ سے وعدے کا پاس ضرور کرنا چاہیے چنانچہ حسب الحکم شیخ (عثمان قدس سرہ) کے میں نے واپس گھر جانے کی تیاری کر لی اور فوراً واپس گجرات (احمد آباد) آ گیا اور والدۂ عفیفہ کی خدمت گذاری میں اپنا وقت صرف کرنا شروع کر دیا چنانچہ اسی خدمت گذاری کی بنا پر دوبارہ حرمین طیّبین میں حاضری نہ ہوسکی البتہ میرے دل میں ہر وقت جذبہ و شوق ضرور رہتا تھا"

احترام آبِ زمزم

اتفاقاً کعبہ شریف سے چند حاجی گجرات آئے اور وہاں کے اکثر لوگ میرے شیخ محترم قدس سرہ (یعنی حضرت

خواجہ یحییٰ مدنی قدس سرہ) سے تعلق ونسبت رکھتے تھے، آبِ زمزم تحفۃً آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے خادم سے ارشاد فرمایا کہ یہ آبِ زمزم ہے لھذا اس کی حفاظت فرمائیں ایک دن آپ کی محفل مبارکہ میں درویش (نیک لوگ) موجود تھے آپ نے اپنے خادم کو بلایا اور فرمایا کہ آب زمزم کو تقسیم کردو چنانچہ خادم نے حکم کی تعمیل کی،

۲۷ ررجب المرجب کو آپکے مرید و معتقد حضرات آپکی خدمت میں حاضر ہوئے حسب معمول آپ نے اپنے خادم سے ارشاد فرمایا کہ آبِ زمزم لاکرانہیں تقسیم کردو بعد از نماز عشاء کھانے میں پانی ملا کر بطور تبرک خادم نے مجلس میں تمام شرکاء کے سامنے لاکر رکھدیا، کھانا کھانے سے قبل حضرت شیخ محترم نے حضور صلی اللہ علیک وسلم کی حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نیت سے بھی آبِ زمزم پیا جائے مستحب ہے لھذا ہر شخص آبِ زمزم پینے کے بعد حسب منشاء دُعا کرے،

جب آپ کی خدمت میں خادم نے آبِ زمزم پیش کیا تو بہ حسب سنت نبوی علیہ التحیۃ والثناء اور طلب ذوق زیارت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوکر پیالے کو اپنے ہونٹوں سے لگایا اور رب العزت سے دُعا کی کہ

قاضی الحاجات! کوئی ایسا ذریعہ ہو جس سے دوبارہ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیک وسلم میں حاضر ہوں جب آپ کھڑے ہوکر پانی نوش فرما چکے تو آتش شوق بھڑک اُٹھی

ایک طرف پانی ہو، دوسری جانب آتش عشق ہوتو وہ پانی آتش عشق کو بجھا نہیں سکتا۔

شیخ کا سفر مدینہ

رات کا آخری حصہ تھا، فراق مدینہ منورہ کی بناء پر قوت برداشت نہ ہوسکی گجرات سے کعبۃ اللہ کا راستہ اختیار کر لیا، اہالیانِ محفل نے یہ خیال کیا کہ آپ اپنے گھر تشریف لے گئے ہیں اور گھر والوں کا یہ گمان ہوا کہ آپ گھر سے باہر محفل میں فروکش ہیں، کافی دیر بعد اس محفل کے اشخاص اور اہل خانہ حضرات کی باہمی ملاقات ہوئی حضرت صاحب کے متعلق جب گفتگو ہوئی تو انکشاف ہوا کہ حضرت جیوقدس سرہ نہ تو گھر پر ہیں اور نہ ہی محفل میں بلکہ شہر سے کہیں باہر تشریف لے گئے ہیں حتیٰ کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا، حاضرین نے آپ کو اندرون شہر اور بیرون تلاش کیا مگر شرف ملاقات نہ ہوسکا، بالآخر آپ کے مرید و معتقد حضرات نے آپ کے پاؤں کے نشانات دیکھ کر اُدھر دوڑنا شروع کیا، راستے میں مختلف لوگ ملے کسی نے کہا کہ ہم نے فلاں جنگل میں آپکو دیکھا، کسی نے کہا آپ فلاں راستے پر گامزن تھے، جدھر کسی نے کہا اُدھر وہ شخص دوڑ پڑے، ہوا کی طرح ہر سمت دوڑ لگائی تلاش کیا، لق و دلق صحرا میں گئے، کیا دیکھا کہ آپکا عصا مبارک زمین پر گڑا ہوا ہے جن کے ساتھ آپ نماز چاشت ادا فرما رہے ہیں، متلاشی حضرات نے جب آپ کو نماز چاشت پڑھتے دیکھا آہ وزاری شروع کردی حضرت کے فراغت ہونے پر تمام پاؤں میں گر پڑے عرض کی حضور! کہاں تشریف لے جانے کا ارادہ ہے کہ یکدم خاموشی

سے گھر سے باہر تشریف لاکر عزم سفر کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ کعبۃ اللہ شریف
و مدینہ منورہ شریف کی حاضری کا شوق غالب ہے لہٰذا وہاں جا رہا ہوں معتقدین و
مریدین نے واپسی پر اصرار کیا حتیٰ کہ آپ کے صاحبزادگان حضرات نے بھی
واپسی کی گذارش کی مگر آپ پر مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کی حاضری اور وہیں پر
استقامت کا شوق دامن گیر ہونے کی بنا پر واپس اپنے گھر نہ جانا چاہا،

معتقدین نے جب یہ دیکھا کہ آپ عزم حرمین شریفین کئے ہوئے ہیں جن کی
واپسی ناممکن دکھائی دیتی ہے، عرض کی کہ حضور ہمیں آپکا قائم مقام چاہیے یعنی
اپنے صاحبزادے کو خلافت فرمایئے اور اپنا نائب مقرر کیجئے، ارشاد ہوا کہ میرے
فرزند اوّل پر محویت کی کیفیت طاری ہے ایسا شخص صاحب ارشاد نہیں ہوسکتا،
دوسرا بیٹا مسند سجادگی کے اہل نہیں، تیسرا لڑکا فوج میں ملازم ہے لھذا انہیں اختیار
ہے جو چاہو سو کرلو، صرف اتنا فرما کر آپ سفر کی طرف روانہ ہوگئے،

حتیٰ کہ مدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم جا کر مقیم ہوگئے، حضرت صاحب
نے حسب معمول نماز تہجد کیلئے رات کے آخری حصے میں اُٹھ کر تالاب کے قریب
تشریف لے جا کر وضو کرنا چاہا چونکہ تالاب میں پانی زیادہ ہونے کی وجہ سے جن
کے کناروں کے قریب کیچڑ زیادہ تھی اتفاق سے آپکا پاؤں پھسلا متورم ہوگیا
جن کی وجہ سے آپ زیادہ چل بھی نہ سکتے تھے، علاج معالجہ بھی نہ کیا، آپ کو
ہاتف غیبی سے یہ ندا آئی

''اے پاؤں سے بھاگنے والے اپنے قدم جادۂ محبت سے
کیوں کھینچنا چاہتے ہو، اس طریقہ سے درِ حبیب سے دُور
ہونے کا ارادہ ہے''

جب آپ نے ہاتف غیبی سے یہ ندا سنی تو تہیہ کرلیا کہ زندگی بھر اپنے حجرے سے
اپنا قدم ہرگز ہرگز باہر نہ رکھوں گا نتیجۂ آپ نے اپنے عہد کو عمر بھر نبھایا رحمۃ اللہ علیہ

ملازمت فوج

جب آپ کا تیسرا صاحبزادہ فوج سے سبکدوش ہوکر گجرات
سے دہلی واپس آیا، عالمگیر کی طرف سے موسیٰ خاں نامی
صدر الصدور ''گجرات کے باشندہ تھے، حضرت شیخ قدس سرہ کے رُوحانی کمالات
اور علمی تبحر سے بخوبی واقف تھے'' نے بذریعہ خط حضرت مخدوم زادہ کو یہاں
تشریف لانے کی دعوت دی جب حضرت صاحبزادہ صاحب بذریعہ سواری
تشریف لائے جن سے خیر خیریت معلوم کی باہمی گفتگو ہوئی،
صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ

''خاکسار حضرت شیخ (حضرت خواجہ یحییٰ مدنی جیو قدس سرہ)
کے ارشاد کے مطابق آیا ہے''

اُسی وقت موسیٰ خان صاحب نے ظلِ سبحانی (بادشاہ) سے ملاقات کرانے کا
اہتمام کیا، رات کو حضرت مخدوم صاحب کو بادشاہ کی خلوت گاہ میں لاکر ملاقات
کرائی، بادشاہ نے گجرات سے دہلی تشریف لانے کا سبب دریافت کیا،

صاجزادہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ کی طرف سے مجھے فوج کی ملازمت کرنے کا حکم دیا گیا ہے لھذا اس دن سے اپنے آپکو فوجی ملازم تصور کرتا ہوں، بادشاہ نے پوچھا کہ حضرت شیخ جی! حرمین شریفین کی حاضری کا کب ارادہ ہے، مخدوم زادہ نے فرمایا کہ ستائیسویں رجب المرجب کو، عالمگیر نے کہا

''گجرات کے واقعہ نگار (خفیہ جاسوس) نے چھبیسویں تاریخ کوآپ کے گجرات سے دہلی تشریف لانے کی مجھے اطلاع دی''

صاجزادہ صاحب نے جواب دیا کہ

''واقعی دن کی ستائیسویں تاریخ تھی جسے دن کی بجائے رات کی خبر کی بناپرآپ کے واقعہ نگار (جاسوس) نے آپ کو خبر پہنچائی ہوگی''

باہمی گفتگو کا حاصل یہ تھا کہ عالمگیر بادشاہ کا حافظہ اوران کی یاداشت اس قدر تیز تھی کہ ہندوستان کی ہر وقت نگہداشت اور خبر رکھنے کے علاوہ غیر مما لک کے واقعات پر بھی جنکی گہری نظر تھی معمولی باتوں کو بھی نظر انداز نہیں کرتا تھا واقعہ نگار (جاسوسوں) کی خبروں کو تحقیق کی نگاہ سے دیکھتا تھا، بادشاہ کیلئے ایسا ہی ہونا چاہیے جو بادشاہ ملکی حالت اور غیر ملکی معاملات سے دلچسپی نہیں رکھتا تو وہ حکومت کرنے کا اہل نہیں تصور کیا جاتا،

عالمگیر بادشاہ نے حضرت صاجزادہ صاحب سے مزید پوچھا

''کیاتم گھوڑا رکھتے ہو ؟''

فرمایا کہ ''میں عنقریب خریدلوں گا''

عالمگیر بادشاہ نے موسیٰ خان کوحکم دیا کہ

''گھوڑا خریدنے کیلئے مخدوم صاحب کوشاہی خزانے سے ہزار روپیہ دیا جائے اور ساتھ ہی ایک صدی منصب دستے جنگی گجرات میں تعیناتی کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ مخدوم صاحب ملازمت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی والدہ ماجدہ کی بھی خدمت کرسکیں، وہاں کی جاگیر دینے کی اسناد بھی دی جاتی ہے''

عالمگیر بادشاہ نے حضرت مخدوم صاحب کو رخصت کرتے وقت پانچ سو روپیہ اور گھوڑا پیش کیا، رات کے وقت حضرت صاجزادہ صاحب دہلی سے گجرات روانہ ہوگئے، فوج کی ملازمت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی والدہ ماجدہ کی بھی خدمت کرتے رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

تیسری مجلس

بروز اتوار ۶/ ماہ ربیع الثانی ۱۱۳۲ھ ہجری المقدس بادشاہ رفیع الدرجات نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پابوسی کی، انقلاب زمانہ اور دُنیا کی بے ثباتی کا جب ذکر شروع ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا

حقیقت فنا اور بقا

"فنا اور بقا کی کیفیت جاری ہے لھذا جس طرف بھی دیکھیں صحرا کے دشت میں پانی نظر آتا ہے جب اس کے قریب جائیں تو کچھ بھی نہیں ہوتا بلکہ اس کا عکس مزید دُور ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ تلاش کرنے والا شخص ناکام ہو کر بقا سے عالم فنا کی طرف چلا جاتا ہے"

فنا کی کیفیت بیان فرمانے کے بعد بقا کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

"چراغ (دیئے) کا شعلہ دیکھنے والوں کی نظر میں نور کی تجلی ہے مگر وہ شعلہ پہلی مرتبہ بھڑکا دے کر فنا سے عالم بقا کی طرف چلا جاتا ہے پھر دوسرا شعلہ بھی اسی طرح رخصت ہو جاتا ہے، اِسی طرح یہ سلسلہ آخری مرحلے تک جاری رہتا ہے لھذا یہ انجام فنا اور بقا کا ہے جسے دیکھ کر صاحبِ حال اپنی منزل کو پالیتا ہے"

اتنا فرمانے کے بعد آپ نے تیسری مجلس برخاست کردی۔

چوتھی مجلس

بروز جمعرات بتاریخ ۱۰/ ماہ ربیع الثانی سن رواں کو چوتھی مجلس منعقد ہوئی، خاکسار آگے بڑھا اور آپ کے قدم بوس ہو کر عرض کی کہ

ملکی حالات

کل ۹/ تاریخ کو فرخ سیر کی بجائے رفیع الدرجات پسر بہادر شاہ مرحوم کو ہندوستان کا بادشاہ بنا کر تیموری تخت پر بٹھا دیا جائے گا، کمترین نے عرض و معروض کی کہ کیا رفیع الدولہ کو بھی جنکی خبر ہے،

فرمایا کہ ہاں "میں نے اِسی طرح سُنا ہے"

ناقل (شیخ محمد کامگار خاں دکنی علیہ الرحمہ) نے مزید وضاحت حاصل کرنے کیلئے گذارش کی، موجودہ بادشاہ کے نام کے سکہ پر اُن کا نام کندہ ہے جس پر یہ شعر مرقوم ہے۔

زد سکہ بہ ہند باہزاراں برکات — شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات

فرمایا کہ "آپ کی بات تو مدلل ہے"

جن کے بعد آپ کا ارشاد ہوا

اسماء کے اثرات

"جلالی اسم باری تعالیٰ جل جلالہٗ کی وجہ ہے کہ آسمانی قوم (مؤکلات) کائنات پر حاوی ہے لھذا اِسی بناء پر اسمائے گرامی کی جلالت کے اثرات جاری و ساری ہیں، مؤکلات کی تجلیات

اسمائے الٰہی کی بدولت ہیں، رفیع الدرجات رَبُّ العزّت کا اسم ہے اور یہ اسم کوئی ہے، رَبُّ العزّت سے جن کا تعلق ہے، انسان آخر انسان ہے جسے رب کائنات نے اپنا نائب بنا کر دُنیا میں بھیجا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اسمائے کوئی دراصل اِسم انسان ہے جن کا آپس میں گہرا ربط ہے، موجودہ دَور میں اگر بادشاہ رعایا پر قدرے سختی کرے تو وہ کامیاب رہتا ہے اگر چہ رعایا اُس کی سختی سے نالاں ہوتی ہے"

حاضرین محفل نے بادشاہِ وقت کے لئے دُعائے خیر کیلئے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کی آپ نے دُعا فرمائی جس کے بعد آپ کے چہرۂ مبارکہ پر خوشی کی لہر دَوڑ گئی، ارشاد فرمایا کہ

"یہ ہر حال میں بلوا معلوم ہوتا ہے لیکن مخالف کو عوام سے
شکست ہوگی"

آپ کے ارشادِ گرامی سے حاضرین محفل کو یقین ہوگیا کہ یہ بادشاہ ماضی اور حال میں مشہور اور بہترین ثابت ہوگا جس کی وجہ سے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچے گا، ہم نے آپ کے فرمانِ عالیہ سے کئی واقعات اخذ کیے، چوتھی مجلس برخاست ہوگئی۔

پانچویں مجلس

بروز جمعتہ المبارک ۱۱ر ماہ ربیع الثانی کو خاکسار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر قدم بوسی کی سعادت حاصل کی چونکہ جمعہ کا دن تھا جمعہ کی ادائیگی کے متعلق میں نے عرض کی حضور! آج نماز جمعہ آپ کس مسجد میں ادا فرمائیں گے، خاکسار نے سُنا ہے کہ آج دہلی کی جامع مسجد میں رفیع الدرجات خطبہ جمعہ پڑھیں گے، بعد از نماز جمعہ نواب قطب الملک، یمین الملک، نواب امیر الامراء، سپہ سالار وغیرہ امراءِ عظام، ذوی الاحترام جسے مبارک بادی دیں گے، مسجد کے خطیب کو خلعت دی جائے گی۔

آپ کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ

ملکی حالات

جب سلطان رفیع الدرجات تخت تیموری پر بیٹھے گا تو فوراً ہی مرہٹے دہلی پر حملہ کریں گے، قتل عام ہوگا، اس قسم کی افواہیں دہلی میں پھیل رہی ہیں، مرہٹوں کا یہ ارادہ ہے کہ ایک مرتبہ شہری عوام بادشاہ کے خلاف بغاوت کرنے کا اعلان کردیں تو فوراً دہلی میں آکر کشت وخون کرنا شروع کردیں گے، قلعہ سے لے کر کوچہ وبازار خون سے تر ہوجائیں گے اگر چہ ان میں حملہ آور (مرہٹے) مسلمان فوج کے ہاتھوں قتل ہوکر جہنم واصل ہوجائیں گے، تائید غیبی سے مرہٹے پسپا ہوکر اپنے انجام کو پہنچیں گے، مرہٹے امان چاہیں گے

مگر اُنہیں میسر نہ ہوگی، غرور ونکبت کے باعث جہنم رسید ہوں گے۔

آپ کے قریبی عزیز نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے مزید گذارش کی کہ اس خطہ دہلی پر ایک ولی کامل کا مزارِ اقدس ہے جس نے اپنے آخری لمحات میں وصیت فرمائی تھی

مزارات کی برکتیں

کہ میری قبر گہری کھودنا جس میں دفن کر دینا تاکہ رَبُّ العزت دہلی کو تمام آفات و بلیات اور ہر قسم کی آلام و مصائب سے محفوظ رکھے اور اس ولی کامل و اکمل سے مراد ولایت مآب قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ ہیں کیونکہ میں نے ایک نقل شدہ رسالہ میں ایسے پڑھا ہے لیکن زیادہ عرصہ ہونے کی بنا پر مجھے پورا واقعہ اچھی طرح یاد نہیں لیکن حضرت کاکی قدس سرہ کے رُوحانی اثرات اب تک موجود ہیں، یہ تو رب کریم کی قدرتِ کاملہ کا فضل و کرم ہے کہ اپنے نیک بندوں کے صدقہ سے اپنی مخلوق پر رحم کرتا ہے، تمام خطرناک آلام و مصائب سے نجات دیتا ہے جن کا انجام بھی بہتر ہوتا ہے۔ حاضرین مجلس میں سے ایک عقیدت مند نے آپکی ذاتِ گرامی کے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار کچھ یوں کیا کہ

''آپ کی ذات گرامی سلمۂ اللہ تعالیٰ کی بدولت یہ دہلی شہر
(مرہٹوں) سے نجات دہندہ ہے''

وہ عقیدت مند آگے بڑھا، قدم بوسی کی اور مجلس دُعائے خیر کے ساتھ برخاست ہوئی۔

چھٹویں مجلس

چھٹویں مجلس بروز سوموار ۱۴؍ ماہ ربیع الثانی کو مجلس منعقد ہوئی جس میں خاکسار نے حاضر ہو کر قدم بوسی کی، آپ کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک شخص اُس مجلس میں مدتِ مدید کے بعد حاضر ہوا جن سے حضرت صاحب سلمۂ اللہ تعالیٰ نے تاخیر کا سبب معلوم کیا جن کا سبب اس نے اپنی طویل بیماری ہونا بیان کیا

''وجع المفاصل اور نقرس کی شدید بیماری کے باعث آپ
کی قدم بوسی سے محروم رہا حضور آپ فرمائیں کہ جنکا علاج
کیا کروں، رات دن اسی تکلیف میں مبتلا رہتا ہوں،
آپ ہی علاج تجویز فرمائیں کہ جس سے آرام آجائے''

وجع المفاصل کے علاج کے سلسلے میں آپ نے یہ نسخہ تجویز فرمایا کہ

بیماری کا علاج

''سب سے پہلے مسہل (جلاب) لینا چاہیے جن کے بعد ساگ سویہ سرکہ انگوری ملا کر ورم کے مقام پر ضماد کریں بفضلہ تعالیٰ شفا ہوگی''

حضرت قبلہ سلمۂ اللہ تعالیٰ کو وجع المفاصل کی تکلیف رہ چکی تھی جن کا موجب آپ نے بیان فرمایا

''جوانی کے عالم میں بہادر شاہ اوّل کے ساتھ سیر کرنے گیا

واپسی پر پاؤں پر ورم آ گیا مگر درد محسوس نہ ہوا، دوسرے
دن درد شدید ہو گیا، اتفاق سے میرے والد صاحب سے
تعلق رکھنے والے ایک حکیم صاحب تشریف لائے جسے
تکلیف بیان کی تو انھوں نے وجع المفاصل اور نقرص کا
مزمن مرض بتلایا جس کا علاج جاری کیا گیا، بعون اللہ تعالیٰ
وہ تکلیف علاج کرنے سے بیماری جاتی رہی''

نقرص اور وجع المفاصل ایک پرانی مرض ہے جن کا ذکر طب کی قدیم کتابوں میں بھی مرقوم ہے حضرت سیّدنا یعقوب علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہی تکلیف تھی جسے بیان فرمایا

''حضرت سیّدنا یعقوب علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو
عرق النساء نقرص اور وجع المفاصل کی شدید تکلیف تھی،
ہاتھ پاؤں میں ورم ہونے کی بنا پر سفر کرنا بھی مشکل ہو گیا
جنکا سبب یہ تھا کہ آپ اونٹ کا گوشت بکثرت کھاتے تھے
اس دور کے اطباء نے گذارش کی کہ آپ اونٹ کا گوشت
ترک فرمادیں لھذا آپ نے اونٹ کا گوشت کھانا بند کر دیا
تھوڑے دنوں کے اندر آپ کی تمام تکالیف جاتی رہیں''

حاضرین محفل میں سے کسی نے عرض کیا کہ حضور!

کیا کھانے پینے کی بعض اشیاء کو استعمال کرنے کی بنا پر بھی تکلیف ہو جاتی ہے؟
آپ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا

''ہاں! کیونکہ ان میں بعض اشیاء ایسی بھی ہوتی ہیں جسے
بکثرت یا کم بھی استعمال کرنے سے صحت پر بُرا اثر پڑتا
ہے مثلاً دہی اور انڈا ملا کر کھانے سے جگر کو نقصان پہنچتا ہے،
سرکہ اور انڈا ملا کر کھانے سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے، عام
اشیاء استعمال کرنے سے قبل اطباء حضرات سے مشورہ کر
لینا چاہیے تاکہ کہیں ایسے نہ ہو کہ متضاد اشیاء استعمال کرنے
کی بنا پر کوئی نہ کوئی بیماری پیدا ہو جائے''

عام اشیاء کے ترک کرنے یا کم استعمال کرنے کا جو صوفیاء حضرات کا فلسفہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ جسے ارشاد فرماتے ہیں

''مثلاً ایک درویش نے عمر بھر گوشت یا دیگر خوردنی اشیاء نہ
کھانے کا عہد کیا جسے عمر بھر نبھایا اپنے حصے کا گوشت وغیرہ
فقراء مستحقین میں تقسیم کرتے رہے جب بھی کوئی نیا کپڑا یا
نیا جوتا ملتا تو وہ محتاجوں کو مرحمت فرمادیتے بعینہٖ یہی کیفیت
حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام کی تھی''

خیرات وصدقات کا جب آپ نے ذکر بیان فرمایا اسی دَوران بادشاہِ وقت

رفیع الدرجات (رفیع الدولہ) آپکی مجلس میں آکر خاموشی سے آپکے ارشادات سُننے لگا جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا

"رفیع الدرجات (رفیع الدولہ) خوش اخلاق اور صاحب
کردار ہیں جن کا طریق عمل اورنگ زیب عالمگیر مرحوم
کے مطابق ہے"

رفیع الدرجات نے آگے بڑھ کر آپکی دست بوسی کی، آپ نے رفیع الدرجات سے مخاطب ہو کر فرمایا

بادشاہوں کو نصیحت

"رفیع الدرجات!
مخلوق خدا پر رحم کرو، کسی کو تنگ نہ کرو، اپنے آپ کو مخلوق کی خدمت کے لئے وقف کر دو، اگر تم ایسا کرو گے تو مخلوق خوش ہوگی اور تم خداوند کریم کی بارگاہِ صمدیت میں سرخرو ہو گے"

حاضرین مجلس میں سے آپ کے ایک عزیز نے کل کی مجلس میں ہونے والی گفتگو کے متعلق مزید وضاحت چاہی جن کے استفسار پر آپ نے بیان فرمایا

"نواب قطب الملک یمین الدولہ کو آپ نے یہ پیغام
بھجوایا تھا کہ **ملک میں فساد برپا نہ کیا جائے**، عوام و رعایا پر
رحم کیا جائے کیونکہ ہم فقیروں کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے
عوام خوش ہوں تاکہ معزولی تک نوبت نہ آئے۔ حاکم عوام

و رعایا کے مال و جان عزت کے تحفظ کا ضامن ہوتا ہے اگر
یہی حاکم اپنے باغ کو اُجاڑنا شروع کر دے تو باغ تباہ و
برباد ہو کر رہ جاتا ہے"

حضرت صاحب جیو نے فرمایا کہ فقیر کو جو نواب صاحب کی طرف سے خط ملا جن کا موضوع یہ تھا

"ملکی رعایا کی حفاظت کی ذمہ داری اگرچہ مجھ پر عائد ہوتی ہے مگر حقیقی محافظ تو "اَللّٰہ" ہے جو تمام مخلوق کا نجات دہندہ روزی رسانیدہ ہے، ہم تو عارضی ہیں مستقل تو اس خدائے لم یزل کی ذات ستودہ صفات ہے

واقعہ خواب

حضور! گذشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے انگوٹھی لا کر دی اور کہا کہ یہ انگوٹھی حضرت سیّدنا سلیمان علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے جو آپ کو دی جا رہی ہے جب میں نیند سے بیدار ہوا خواب کو محض ایک عام خیال تصور کیا، چند دنوں بعد پھر ایک خواب آیا جس میں میں نے یہ دیکھا ایک محفل میں حاضر ہوں مخلوقِ خدا کا آپ کی محفل میں اژدھام ہے کسی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مخلوق کو چیرتے ہوئے آگے بڑھایا اور ایک مقتدر شخصیت کے قدموں میں گرا دیا، اُس شخصیت نے فرمایا کہ میں ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے، میرا ہاتھ پکڑ کر اس شخصیت نے حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ

میں دے دیا اور اُس نے حضرت سیّدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا، خلیفہ ثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیا، خلیفہ رابع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پکڑا تخت پر بٹھا دیا جسکے بعد میں خواب سے بیدار ہوا، خواب کا تمام واقعہ لکھ لیا، تین مہینے بعد جن کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہوئے''

آپ نے نواب صاحب کا فرستادہ خط پڑھ کر سنایا، پھر اس پر تبصرہ فرمایا کہ

''نواب قطب الملک یمین الدولہ اگر چہ فطرتاً اچھا ہے مگر
انکے ارد گرد مشیر لوگ اچھے نہیں جنہیں غلط قسم کے مشورے
دے کر غلط راہ پر چلانا چاہتے ہیں، اگر نواب صاحب
عقل مندی کا مظاہرہ کریں تو انکی حکومت دیرپا رہ سکتی ہے
جن کے اچھے اثرات رہتی دُنیا تک باقی رہ سکتے ہیں''

جب آپ نواب صاحب کے خط پر تبصرہ فرما چکے تو خاکسار نے عرض کی کہ حضور! دکن کے فرماں روا فیروز علی خاں ملازمت کے دوران اورنگ آباد میں حضرت شیخ نظام الملّۃ والدین سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا قدم بوسی کی آپ نے ان سے خیر خیریت پوچھی آپ نے ان سے یہ فرمایا

سلاطین کو نصیحت

''فیروز علی خاں اگر تم دُنیا اور آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہو تو دل میں خوف خدا، احساس

عظمت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مخلوقِ خدا کو خوش رکھو، اگر تم ایسا نہ کرو گے تو دُنیا اور آخرت میں سرخرو ہونے کی بجائے ذلیل و رُسوا ہو گے''

اتنا عرض کر کے خاکسار خاموش ہو گیا۔ حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ و خواجہ نظام الملّۃ والدین سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کے متعلق ارشاد فرمایا

احترام کرنا

''نظام الملّۃ والدین اورنگ آبادی فقیر سے بے حد پیار کرتا ہے، اورنگ آباد اور اس کے ملحقہ علاقوں میں تبلیغ دین کرنے میں اپنے آپ کو مصروف رکھتا ہے جسے خداوند کریم جزائے خیر اور دُنیا و آخرت میں گونا گوں نعمتوں سے سرفراز فرمائے، آمین ثم آمین''

خاکسار کو بعد میں یہ یاد آیا کہ حضرت شیخ نظام الملّۃ والدین سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے حضرت مخدوم الملّۃ شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ یحییٰ مدنی قدسنا اللہ تعالیٰ کے نام ایک مکتوب گرامی مجھے دیا تھا وہ میری جیب میں تھا جسے نکال کر حضرت قبلہ سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا، آپ نے پڑھ کر ان کے حق میں دُعائے خیر فرمائی۔

جن کے بعد نواب فیروز علی خاں نے گذارش کی کہ حضور!

''آپ بفضلہٖ تعالیٰ تمام علوم و معرفت کے عالم و اعلم ہیں
کائنات کی تمام کیفیات آپ پر منکشف ہیں، میرا حال بھی
آپ پر واضح ہے لھذا میرے لئے بھی دُعاء فرمادیں''

حضرت سلمۂ اللہ تعالیٰ نے نواب فیروز علی خاں کے حق میں دعائے خیر فرمائی، رخصت ہوتے وقت نواب صاحب نے آپکو اپنے حالات پر مشتمل ایک عریضہ بھی پیش کیا تا کہ حضرت جی میری معروضات پر مزید توجہ فرما کر اپنی توجہات مجھ پر فرمائیں، نواب صاحب کو آپ نے فرمایا کہ مجلس برخاست ہونے کے بعد آپکو رخصت دی جائے گی۔

اتنے میں حضرت جی سلمۂ اللہ تعالیٰ نے اپنا رُوئے سخن خاکسار کی طرف کر کے ارشاد فرمایا

''عقیدت ونسبت کی جورُوحانی حلاوت ہے جسے نصیب ہو
وہی جانتا ہے وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ
ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْم''

اس مجلس مبارکہ میں حضرت جی سلمۂ اللہ تعالیٰ نے خاکسار پر اس قدر شفقت و عنایات فرمائیں جسے بیان نہیں کیا جاسکتا حتیٰ کہ آپ نے یہ فرمایا کہ

''کامگار! تم فقیر کے بالکل قریب ہو اگر چہ تم بسا اوقات
باہر بھی چلے جاتے ہو''

حضرت جی سلمۂ اللہ تعالیٰ کے الفاظ سُن کر خاکسار نے آپ کے قدموں میں گر کر گریہ زاری شروع کر دی، اس قدر کیفیت طاری ہوئی جن کی لذت اب تک محسوس ہوتی ہے۔

خورشید کُجا ذرّہ آوارہ کُجا — آرے تو کُجا من بیچارہ کُجا

ترجمہ: سورج کہاں اور مٹی کا آوارہ ذرّہ کہاں، ہاں آپ کہاں اور میں بیچارہ کہاں

عصر کی نماز کا وقت ہو گیا آپ نے دُعائے خیر فرما کر مجلس برخاست کر دی، وضو کرنے کے بعد عصر کی نماز باجماعت ادا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

ساتویں مجلس

بروز جمعرات ۱۷ر ماہ ربیع الثانی سال رواں کو ساتویں مجلس منعقد ہوئی جس میں خاکسار بھی حاضر خدمت ہوا، کل والا نیاز نامہ آپ نے مجھے مرحمت فرمایا اور حکم صادر ہوا کہ اسے پڑھو، خاکسار نے مکتوب گرامی فرطِ ادب سے لے کر پڑھنا شروع کیا، مکتوب گرامی پڑھنے کے دوران کیفیت طاری ہوگئی جسکے بعد آپ نے دوسرا مکتوب گرامی مرحمت فرمایا جسے پڑھنے کا حکم صادر ہوا جس میں یہ مرقوم تھا

''غلام ایں درگاہ برادرِ خواجہ محمد نورالدین در دہلی رسید
اُمیدوار تفضلات آں جناب است''

جب متذکرہ عبارت پڑھی تو برادرم خواجہ محمد نورالدین نقشبندی حصاری قدس سرہ کا چہرہ مبارکہ سامنے آگیا، بے اختیار رونا شروع کر دیا، حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے قریب لاکر سینے سے لگایا، برادرم کا داغ مفارقت اور حضرت جی سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ان دونوں کا عجیب رنگ وسماں تھا، خاکسار پر جب رقت ختم ہوئی، تھوڑی دیر تک آپ نے توقف کیا۔

حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور!

نماز پڑھنے کی تاکید

فلاں شخص نے دیدہ دانستہ نماز کو ترک کر رکھا ہے حالانکہ نماز پڑھنے کی تاکید اور نہ پڑھنے کی وعید

قرآن وسنت سے ثابت ہے، غضب ہے لوگ مسلمان کہلانے کے باوجود نماز نہیں پڑھتے دانستہ طور پر جسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔

حضرت قبلہ جی سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے نماز کی تاکید کے متعلق ارشاد فرمایا

''لاریب! نماز اسلام کا اہم رُکن ہے جنکا انکار کفر اور انحراف عذابِ خداوندی کو دعوت غیض وغضب دینے کے مترادف ہے لھذا جس شخص نے بھی کلمہ پڑھا ہے وہ دائرہ اسلام میں آگیا جن پر نماز پڑھنا ازحد ضروری ہے، مسلمان دانستہ طور پر کبھی بھی نماز کو نظر انداز نہیں کرتا یہی مسلمانی ہے یہی درویشی ہے، یہی دُنیا اور آخرت کی بہتری کا موجب ہے''

نماز کے متعلق مختصر مگر جامع الفاظ ارشاد فرمانے کے بعد آپ نے خاکسار کی طرف متوجہ ہوکر ایک بزرگ کے متعلق فرمایا کہ

واقعہ حضرت طوسیؒ

''آپکا اسم شیخ احمد معشوق طوسی ہے، ایک رات آپ (حضرت احمد طوسی) پر شوق مستی اور استغراقی غلبہ طاری ہوا، گھر سے نکل کر سردی کے موسم میں ایک یخ بستہ تالاب میں کود گئے مگر چونکہ بظاہر انسانی بساط سے ٹھنڈا زیادہ تھا جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ پر مرگ الموت کی سی کیفیت طاری ہوگئی جسے ہاتف غیبی سے ندا آئی

"اے احمد طوسی! اپنے آپ کو ہلاکت میں کیوں ڈالتے ہو،
باہر آؤ"

شیخ نے کہا کہ میں اُسوقت تک باہر نہیں آتا جب تک کہ قرب کی کیفیت مجھ پر واضح نہ ہو جائے، ارشاد ہوا کہ

"میں تجھ سے پوچھے بغیر تجھے جنت میں بھیج دوں گا،
قیامت کے دن اکثر لوگ تیری سفارش سے جنت میں
جائیں گے"

عرض کی کہ یہ تو بہت ہی کم ہے، جواب آیا

"اکثر اولیاء اللہ نے تیرے مرتبے کا مشاہدہ کیا ہے"

عرض کی میں اس پر اکتفا نہیں کروں گا جس کے بعد مزید ہاتف غیبی سنائی دی

"آج سے تو میرا معشوق ہے اور میں تیرا عاشق لھذا اتم
تالاب سے باہر آؤ"

جس پر حضرت شیخ نے انتہائی طور پر خوشی کا اظہار کیا اور تالاب سے باہر آ گئے،
ایک دن حضرت شیخ احمد طوسی قدس سرہ نے اپنے شیخ محترم سے گذارش کی کہ

"نماز کی حالت میں سورۂ فاتحہ کے اندر "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسْتَعِین" کس طرح پڑھوں"

جواباً ارشاد ہوا کہ

"اپنے آپ کو کم کرو (یعنی غوطہ خوری کم کرو) تا کہ میں
تجھے باہر لاؤں جسے سنتے ہی شیخ احمد طوسی پر کیفیت طاری ہو
گئی حتیٰ کہ وہ مستقل مجنون اور فاتر العقل ہو گئے جن پر
شرعی احکام ساقط ہو گئے"

حضرت شیخ جیو سلمہ اللہ تعالیٰ نے قبولیت اور پھر ادائے ناز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا

ناز و نیاز

"شرف حاضری اور قبولیت کے بعد ناز ہے پہلے ناز بردار بنو،
پھر ناز دِکھلاؤ"

ناز و نیاز کے متعلق ارشاد فرمانے کے بعد آپ نے حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر جیو قدس سرہ کے بارے میں اسی مجلس میں ارشاد فرمایا

بزرگوں کا ادب

"ایک مرتبہ سلطان ابوسعید ابوالخیر طوس کے علاقے میں پہنچے اور وہیں تھوڑی دیر کیلئے قیام فرمایا اور شہر کے اندر تشریف نہ لے گئے، اپنے خادم کو حکم دیا کہ تم شہر میں شیخ احمد معشوق طوسی کے پاس جاؤ چونکہ یہ فقیر شہر طوس میں داخل ہونا چاہتا ہے لھذا آپ سے اجازت لے کر آؤ"

جب خادم حضرت شیخ احمد طوسی علیہ الرحمہ کی خدمت میں پہنچ کر آداب بجالایا تو شہر میں داخل ہونے اور شرف زیارت کی اجازت چاہی، حضرت نے تین مرتبہ فرمایا "بیایند، بیایند، بیایند" (جلدی آؤ، جلدی آؤ، جلدی آؤ)۔

حضرت شیخ احمد طوسی علیہ الرحمہ کے واقعات آپ نے مزید بیان فرمائے

''سلطان ابوسعید ابوالخیر نے جب طوس میں داخل ہوکر
حضرت شیخ احمد طوسی جیو سے ملاقات کی حالانکہ حضرت
طوسی صاحب کواپنے نور باطن کے ذریعے پہلے سے جن کا
علم ہو چکا تھا کہ سلطان یہاں آنا چاہتا ہے اور یہ واقعہ
کتابوں میں تفصیلی طور پر لکھا ہے

جب وہ خادم آپ کی مجلس میں حاضر ہوا حضرت طوسی جیو
اپنی خانقاہ میں منبر پر فروکش ہوکر وعظ فرما رہے تھے
حاضرین محفل جن سے مستفید ہو رہے تھے جب آپ اپنی
آواز بلند فرماتے تو جن کی وجہ سے لوگوں میں آہ وزاری
شروع ہو جاتی، بسا اوقات آپ کی مجلس میں حاضرین میں
سے بعض لوگ انتقال بھی فرما جاتے مگر اسکے باوجود طوس
اوراس کے مضافاتی علاقوں کے لوگ جوق در جوق آپ کی
مجلس مبارکہ میں حاضری دینے اور آپ سے مستفید
ہونے کوسعادت دارین تصور کرتے ،مخلوق خدا کی گرویدگی
کا یہ عالم تھا کہ مسجد مدرسہ اور عیدگاہ میں لوگ نہ سماتے تھے''

جن کے متعلق آپ نے مزید ارشاد فرمایا

''حضرت شیخ احمد قدس سرہ نے فرمایا کہ کل ہم اسی مقام پر

وعظ کی مجلس میں حاضر ہوں گے، دوسرے دن حسب وعدہ
معشوق طوسی اور سلطان بھی یہاں آئے، سلطان نے منبر
پر فروکش ہوکر گرم جوشی کے ساتھ وعظ کیا، دوران وعظ
اپنے قلبی درد کا اظہار کیا، بے شمار علمی نکات بیان کئے جس
سے حاضرین پر رِقت طاری ہوگئی جب وعظ ختم ہوا تو
سلطان منبر سے نیچے اُترا، دیکھا منبر کے قریب معشوق پر
گریہ زاری کی کیفیت طاری ہے، سلطان آگے بڑھا اور
احمد معشوق سے مخاطب ہوا   احمد معشوق!
اپنی قمیض کے بند کھول دو تا کہ آسمان سے آنے والی
فتوحاتِ رُوحانی بند ہو جائے، یوں محسوس ہوتا ہے کہ عرش
اور کرسی تمہارے حلقہ کمند میں ہیں''

جب احمد معشوق طوسی نے اپنی قمیض کے بند کھولے تب جا کر وہ کیفیت بند ہوئی،
پھر دوبارہ سلطان نے منبر پر آ کر مختصر وعظ بیان کیا، ارشاد ہوا

''امیر طبقہ بلا وجہ شرعی عذر کے نماز پڑھنا چھوڑ دیتا ہے لھذا
ایسا کرنا شرعاً جرم ہے، ایسا طبقہ اقتدار کے لائق نہیں ہے
اور یہ بھی حقیقت ہے کہ نماز تمام فحاشی اور منکرات سے
بچالیتی ہے''

جب آپ متذکرہ واقعہ بیان فرما چکے تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا

کتب تصوف سے دلچسپی

حضور! شرح فصوص الحکم اعلیٰ خط کی تحریر کردہ میں نے فرخ سیر کے ذاتی کتب خانے میں دیکھی ہے، فرخ سیر کے دَورِ اقتدار میں ایک ایسا نا اہل شخص بھی موجود تھا جو وہ کتاب ہتھیانا چاہتا تھا کیونکہ اس کتاب پر مصنف کے دستخط موجود تھے جس میں دو خصوصیتیں تھیں ایک یہ کہ وہ بہترین خط تھا دوسری یہ کہ مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی۔ حضرت والائے جاہ سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے سوال کنندہ شخص کے سر پر دست شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا کہ

"ایسی کتابیں نایاب ہوتی ہیں ہر شخص کے ہاتھوں جانا خود کتاب کی توہین ہے کیونکہ وہ شخص جس کا اہل نہیں کیونکہ جس میں اسرار حقیقی مرقوم ہیں، اہل دل ہی جن کے متحمل ہو سکتے ہیں اور یہ اسرار و رموز تو اہل دل ہی کے پاس رہنے چاہئیں"

کسب فیض کے متعلق بیان فرمانے سے قبل اپنا رُوئے سخن خاکسار کی طرف کر کے ارشاد فرمایا

کسب فیض

"کسب فیض صاحب باطن کی معیت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ راستہ کٹھن اور دُشوار ہے"

اسی مجلس مبارکہ میں آپ نے کتابوں کے متعلق خاکسار سے پوچھا

"کیا یہ کتاب آپکے مرشد یعنی حضرت نظام الملّتہ والدین کے کتب خانے میں ہے؟"

کمترین نے گذارش کی کہ

"وہاں پر اس کتاب کے دو جلد تھے ایک جلد ایک شخص پڑھنے کے لئے لے گیا مگر اُس نے واپس نہ کی البتہ دوسری جلد وہاں موجود ہے"

اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا

"یہ کتاب فی الواقع بہترین اور یادگار ہے اگر اس کی دوبارہ ترتیب دی جائے تو جن کی وجہ سے مصنف کا نام باقی رہ جائے گا، اسی طرح اگر شیخ (پیر) کو اچھے مرید مل جائیں تو علمی اور رُوحانی رونق میں اضافہ ہو جاتا ہے اور سلسلۂ طریقت چل نکلتا ہے، دُنیا میں جن کا نام اور سلسلے کا کام بھی جاری و ساری رہتا ہے جیسے کہ کسی غزل کا ایک شعر بھی پسند آ جائے جس سے لذت حاصل ہو تو وہ شعر کافی ہے جسے پوری غزل پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی، شاعروں کی اصطلاح میں جسے غزل کہتے ہیں صاحب ذوق

اورفن شاعری سے شناسا جسے بخوبی واقف ہیں''

آپ نے اتنا فرمایا اور چہرے پر مزید بشاشت ظاہر ہوئی جس سے خاکسار کو یہ یقین ہوگیا کہ آپ حضرت خواجہ نظام الملّت والدین جیو سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کی تعریف وتحسین فرما رہے ہیں کیونکہ حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ آپ کے مرید وخلیفہ ہیں جو ولایتِ دکن کے قطب ہیں۔

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت جی کے خلفاء میں سے حضرت اورنگ آبادی سلّمہٗ اللہ تعالیٰ جیسا کوئی نہیں جو جس قدر علمی اور رُوحانی درجات کے اعلیٰ درجات پر فائز ہو جس سے اطراف واکناف کے لوگ واقف ہوں، آپ نے حضرت جی سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

''یہ فقیر جب بھی حضرت اورنگ آبادی نظام الملّۃ والدین
کا ذکر کرتا ہے تو مرجھائے چہرے پر رونق آجاتی ہے اور ہر
وقت چہرہ ہشاش بشاش رہتا ہے''

حضرت اورنگ آبادی اور حضرت شاہ جہان آبادی جیو کا تعلق نہ صرف مرید وشیخ کا ہے بلکہ طالب ومطلوب کی سی کیفیت نمایاں ہوتی ہے کیونکہ دوست دوست کو چاہتا ہے بلکہ ان دونوں کی یک جہتی باہمی قلبی کی بدولت رُوحانیت بلند مرتبہ اختیار کرتی ہے جب میں نے محبّ اور محبوب کے درمیان رُوحانی تعلق دیکھا جس سے بے حد مسرور ہوا، یہ وہ کیفیت ہے جس کا قلم احاطہ نہیں کرسکتی،

دل میں یہ دُعاء کی

"اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبُّ الشیخین فی قلبنا"

ترجمہ: میرے مولیٰ! میرے دل میں مشائخ حضرات کی محبت میں اضافہ کر

چنانچہ انہی الفاظ واحساسات کے بعد آپ نے اپنی مجلس دُعائے خیر پر برخاست فرمادی۔

آٹھویں مجلس

بروز جمعتہ المبارک ۱۸؍ماہ ربیع الثانی کو آٹھویں مجلس منعقد ہوئی، خاکسار نے اس مبارک مجلس میں حاضر ہو کر پاؤں بوسی کی سعادت حاصل کی، آپ کے ایک موجود عزیز نے اپنی غلامی (بیعت) اختیار کرنے کی استدعا کی جسے آپ نے شرفِ قبولیت بخشا پھر آپ نے حاضرین سے خیر خیریت پوچھی جن کے بعد آپ نے اس عزیز کی طرف اپنا رُوئے سخن کر کے استفسار فرمایا

''قدرت نے اُسے بادشاہ تو کر دیا ہے جس کا انجام خدا کرے بخیر ہو''

حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ حضور!

ملکی حالات

۱۴؍ماہ رواں سے دہلی میں یہ عام شہرت ہے کہ ہر طرف فتنہ وفساد اور ہنگامہ آرائی کا ہوش رُبا سلسلہ چل نکلا ہے، ایک عظیم فتنہ ہے جو ہر سمت پھیلا ہوا ہے، ایسا ہونا اگرچہ ایک خبر منحوس ہے مگر یہ فساد بادشاہ کی طرف سے نہیں بلکہ عوام میں سے ہی بعض شر پسند لوگوں کی سازش ہے اگر بادشاہ تھوڑی سی سختی کرے تو یہ شر پسند شر سے باز آ سکتے ہیں۔

جن کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا

''کہ بسا اوقات بادشاہوں کی مصروفیت یا عدم توجہگی کی

بناء پر مفسد فتنہ پروری کر کے اپنی بدترین خیانت کا مظاہرہ کرتے ہیں لھذا بادشاہوں کو چاہیے کہ اپنے امور سلطنت کے انتظام و انصرام میں کسی قسم کا کوئی تساہل نہ برتیں جب تک شریعت کی حکمرانی رہے گی اور باقاعدہ ہونی بھی چاہیے تب تک ملک میں امن وامان برقرار رہے گا''

ملکی امور پر تبصرہ فرمانے کے بعد خاکسار نے جراتِ گفتار کی کہ

''دارالخلافہ سے ایک قاصد آیا ہے جو یہاں سے تیس کوس پر ہے جہاں پر انکا اپنا گھر ہے''

مگر دوران گفتگو قاصد نے عرض کی کہ حضور

''یہاں سے اکبرآباد تیس کوس نہیں بلکہ اسی (۸۰) کوس ہے جمعہ کے دن گیارہ تاریخ کو صبح کے وقت وہاں سے پیدل روانہ ہوا، شہر سے باہر قاصد سے ملاقات ہوئی اور یہ کہتا ہے کہ میں نے دس پہر (چھتیس گھنٹے) میں اسی (۸۰) کوس کا سفر کیا ہے جن کے بیان پر تعجب ہے؟''

آپ کے ایک عزیز (رشتہ دار) نے گذارش کی

شیخ کا مرید سے تعلق

اُس دن اکثر آدمی امیر الامرا کے ساتھ آئے تھے غالباً حضرت نظام الملۃ والدین مدظلہ نے جنہیں

آپکی خدمت میں بھیجا تھا، انھوں نے آپکو عریضہ بھی دیا تھا جسے آپ نے پڑھنے
کے لئے بھی دیا جسے سُن کر آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا تھا، حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ
نے حضرت نظام الملّۃ والدین اورنگ آبادی قدس اسرارہم کی علمی بصیرت اور
رُوحانی وجاہت کے متعلق بہترین الفاظ استعمال فرمائے تھے۔
حضرت سلّمہٗ ربہٗ کی زبانی خاکسار اپنے شیخ محترم کی تعریف سُن کر بے حد مسرور ہوا
حضرت سلّمہٗ ربہٗ نے خاکسار کی طرف اپنا رُوئے سخن کر کے برادرم محمد نورالدین
مرحوم اور خاکسار کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا

"محمد نورالدین مرحوم اور محمد کامگار خاں دونوں بھائی فقیر کی
حویلی میں رہتے ہیں جن میں سے نورالدین تو فوت ہو چکا
ہے جنہیں رب العزت دُنیا اور آخرت کی نعمتوں سے
سرفراز فرمائے، آمین ثم آمین"

یہ حضرت شاہ جہاں آبادی سلّمہٗ ربہٗ کی شفقت وعنایات ہیں جو ہر وقت ہمارے
لئے وقف رہتیں جنکی زیارت باسعادت سے ہم سب کے چہرے ہشاش بشاش
رہتے، حضرت والا جاہ کی معیت ہر وقت ہمارے ساتھ رہتی ہے، رات دن ہم
ان کے قرب میں رہتے ہیں جو کچھ حضرت کی مہربانیوں سے ہم مستفید ہوتے
ہیں جنکا اندازہ اور احاطہ کرنا ممکن نہیں، یہ بہترین نعمت ہے جو ہمیں آپ کی معیّت
سے عطا ہو رہی ہے جنکی کوئی قیمت نہیں،

آپ کی درگاہِ ولایت کے فیوض وبرکات اس قدر عام ہیں کہ خاکسار جیسے لایعنی
شخص پر ہوتی ہیں جسے فرطِ عقیدت ومحبت سے اپنا سر جھکا دیتا ہے اور زبانِ حال
سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ

"کہاں یہ نالائق خاکسار اور کہاں یہ بحر بیکراں، آپ کی
مہربانی ہمیں اپنے دامن کرم میں چھپالیتی ہے، بسا اوقات
لائق سے لائق تر انسان ایسی سعادت سے محروم رہ جاتے
ہیں اور ہم جیسے نالائق خاکسار اس نعمت عظمیٰ سے مستفید ہو
جاتے ہیں، یہ ان کا کرم ہے یہ انکی مہربانی ہے جن کا شکریہ
ادا کرنے سے زبان قاصر عقل حیران بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ۔

دادِ حق را قابلیت شرط نیست — بلکہ شرط قابلیت داد اوست

ترجمہ: رَبُّ العزّت کی عطا کے سامنے قابلیت شرط نہیں بلکہ شرط
قابلیت تو یہ ہے کہ ان کی عنایت ہے

جب کہ یہ خاکسار اس درگاہ کا سگ اور چاہنے والا ہے کیونکہ اس کی گردن میں
حضرت سلّمہٗ ربہٗ کی غلامی کا پٹہ موجود ہے لھذا اس تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ واقعہ
زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

یک نظر فرما کہ مستغنی شوم از ہر دو کون
سگ چوں شد منظور نجم الدین سگاں را سرور است

دُنیااور آخرت کی گراں بہا دولتیں اتنی آسانی سے حاصل نہیں ہوتیں جتنا کہ عام لوگ جسے آسان سمجھتے ہیں یہ تو صرف اور صرف تائیدایز دی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہربانی وشیخ کامل کی نگاہ کرم کی بدولت سے حاصل ہوتی ہے مصرعہ

"ہر کہ لائق دید خود را لائق ایں کار نیست"

ترجمہ: جو شخص اپنی دید کے لائق نہیں وہ اس راستے کا اہل نہیں

حضرت خواجہ نظام الملّة والدین جیو سلمۂ اللہ تعالیٰ کے علوِ مرتبت اور شرفِ قبولیت کا تصور کرنا چاہیے، یہ خاکسار تو اس درگاہ کے سگ کا بھی سگ ہے جنکی درگاہ کے سگ کا بھی احترام کرنا ضروری ہے جن کی بدولت خاکسار کو یہ شرف حاصل ہوا۔

من خاک کف پائے سگے کوئے توام

کو خاک کف پائے سگ کوئے تو باشد

(یعنی میں آپ کے سگ کے پاؤں کی خاک ہوں، اگرچہ

آپ کے سگ کے پاؤں کی مٹی ہو)

ملاحظہ کیجئے کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت نظام الملّة والدین سلمۂ اللہ تعالیٰ کا حضرت شاہ کلیم اللہ سلمۂ ربہٗ کی بارگہہ ولایت وفضل میں کس قدر مقام ورُتبہ ہے کہ آپ ہر وقت جن کا ذکر اپنی زبان مبارک سے صادر فرماتے رہتے ہیں، ان کے علاوہ خاکسار آپ کے در کا سگ وگدا ہے جن پر جس قدر اظہار نعمت کیا جائے کم ہے۔

حوصلہ افزائی

اندازہ کیجئے کہ خاکسار اگرچہ اپنی نسبت حضرت شیخ اورنگ آبادی سلمۂ ربہٗ سے رکھتا ہے مگر یہاں پر جو پذیرائی ہوئی ہے جن کا شکریہ ادا کرنے سے زبان قاصر وعاجز ہے۔

حاضرین مجلس میں ایک دوست اُٹھا اور فرطِ محبت سے آپ سے معانقہ کیا، چند لمحوں بعد مجلس برخاست کردی گئی، ارشاد صادر ہوا

"نماز جمعہ کے بعد لنگر یہاں پر لائیں"

جن کے جواب میں کمترین نے عرض کی کہ چونکہ خاکسار آپ ہی کا نمک خوار اور چاشنی حاصل کرنے والا ہے، اگر حکم صادر ہو تو نماز جمعہ سے قبل کھانا پیش کردیں تاکہ کھانا کھانے کے بعد نماز جمعہ ادا کی جاسکے کیونکہ نمازِ جمعہ کو تھوڑی سی دیر ہے حکم صادر ہوا کہ "لنگر ابھی یہاں لاؤ"

جب لنگر اس حجرۂ مبارک میں لایا گیا، حضرت کے ساتھ مل کر ہم نے لنگر شریف کھایا جنکے آخر میں حضرت سلمۂ ربہٗ نے اپنا پس خوردہ کھانا ازراہِ کرم مجھے مرحمت فرمایا جنہیں باعث برکت وافتخار سمجھ کر کھالیا جن کے بعد ہم سب نے تجدید وضو کر کے نماز جمعہ ادا کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلیٰ ذٰلِکَ

نویں مجلس

بروز اتوار ۲۰ رماہ ربیع الثانی سن رواں کو حاضری کا شرف حاصل ہوا قدم بوسی کی، آپ کے داہنی طرف دوزانو ہو کر بیٹھ گیا

علمی بصیرت دوران مجلس علماءِ مشائخ کی موجودگی میں آپ نے تفسیر مدارک شریف، تفسیر بیضاوی شریف کا درس دیا حاضرین مجلس آپ کی علمی بصیرت اور مسائل بیان فرمانے پر انتہائی طور پر مستفید ہوئے۔

حضرت سلّمۂ اللہ تعالیٰ فتح مکہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حاضرین مجلس سے اس لئے مخاطب ہوئے کہ حاضرین محفل جس سے مستفید ہوسکیں، فرمایا

فتح مکہ کے واقعات حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام سمیت اس لئے مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے تا کہ اسلام دشمنی کی بنا پر مشرکین کو سزا دی جا سکے، اتفاق سے ایک تاجر گروہ جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آیا جس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابوجہل کی مسلمانوں کے خلاف سرگرمیوں کی اطلاع دی اور کہا ابوجہل اور اُن کے ساتھی مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں اور انھوں نے باقاعدہ اپنی فوج جمع کر رکھی ہے اور ابوجہل کو آپ کے متعلق بھی خبر مل چکی ہے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تاجر گروہ سے جب مشرکین مکہ کی سرگرمیوں کے متعلق سنا

تو اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس سے آگاہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگرچہ ہمارے پاس فوج اور ساز وسامان کم ہے لیکن رب العزت کے فضل سے ہم جا کر ابوجہل اور اسکی فوج کو شکست دیں گے، ہمیں ضرور جانا چاہیے لھذا ان تاجروں کو ہمیں یہ بتا دینا چاہیے کہ اگر ابوجہل اور ان کے حواری ہم سے لڑنا چاہتے ہیں تو ہم جہاد کیلئے تیار ہیں، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی پر لبیک کہا اور گذارش کی کہ واقعی ابوجہل اور اُن کے حواریوں کو اسلام دشمنی کی سزا ملنی چاہیے، جب یہ گفتگو ہو رہی تھی تو حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام رب العزت کا فرمان لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور!

> ''رَبُّ العزّت نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ابوجہل اور اُن کے حواریوں کیلئے پیغام موت ہے لھذا ہم نے آپ کو مختار بنایا ہے جن پر فتح حاصل کرنا ہی میری رضا وخوشنودی ہے کہ آپ مشرکین مکہ کو ان کی اسلام دشمنی کی سزا دیں اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں، فتح ونصرت آپ ہی کو حاصل ہوگی لھذا آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میدان جہاد میں تیاری کر کے جانے کا حکم صادر فرمایا لھذا تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو

لے کر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میدان جنگ میں
تشریف لے جانے کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے''

اہل تفاسیر یہ لکھتے ہیں کہ

واقعہ بدر

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتائید ایزدی بہ شجاعت ازلی ابوجہل کے اور اس کے لشکر پر فتح پانے کی طرف راغب ہونے کی بنا پر بہ نفس نفیس اس لشکر کی کمان کرتے ہوئے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر تین سو تیرہ افراد پر مشتمل میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئے جن کی خبر جب ابوجہل کو ملی کہ مسلمان اور اُن کے پیشوا (آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدینہ منورہ سے میدانِ جنگ کی طرف چل پڑے ہیں، تو وہ خوش ہوا کہ ہم مدینہ کے لوگوں کو ختم کر دیں گے کیونکہ ان کی نفری بالکل کم ہے، ہتھیار بھی نہ ہونے کے برابر ہیں، لشکر کی زیادتی ساز و سامان کی کثرت کی بناء پر بے حد مغرور ہوا چنانچہ ابوجہل اپنا لاؤلشکر لے کر میدانِ جنگ میں آ گیا، اپنے لشکر کو پہاڑیوں اور صاف میدان میں لا کر پڑاؤ ڈال دیئے، دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جان نثار مردانِ حق لے کر تشریف لے گئے، آپ نے بہ نفس نفیس میدانِ جنگ اور مشرکین مکہ کے لشکر کا معائنہ فرمایا، ایک چھوٹی سی پہاڑی پر تشریف فرما ہو کر مجاہدین اسلام کی کامیابی کے لئے دُعاء فرمائی۔

بدرگاہِ رب العزت میں عرض کی کہ

''بار الٰہ! اگر یہ مختصر فوج ان مشرکین مکہ کے ہاتھوں شہید ہو گئی تو تیرا نام بلند کرنے والا کوئی نہ ہوگا، دُنیا میں پھر وہی کفر و ضلالت کا تسلط ہوگا، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی''

حضرت سلمہٗ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں خاکسار نے دورانِ گفتگو عرض کی کہ

''دُعا بھی ایک ناز و نیاز کا بہترین طریقہ ہے''

خاکسار کی گذارش کے چند فقروں پر حضرت والا مسکرائے اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا

''آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُعاء کی قبولیت کے فوراً بعد حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اپنے لشکر ملائکہ سمیت آسمان سے اُتر کر اس میدانِ جنگ میں مجاہدین اسلام کی معاونت کیلئے تشریف لائے اور اُن فرشتوں کی جماعت کی تعداد ایک ہزار تھی''

حاضرین مجلس میں سے ایک نیازمند نے مزید وضاحت کے لئے عرض کی کہ

''ابوجہل اور اُس کے لشکر کو ختم کرنے کیلئے صرف حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام ہی کافی تھے دوسرے فرشتوں کی وہاں پر آمد کی کیا مصلحت تھی؟''

حضرت سلمٰہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا

''اگر چہ مشرکین کو ختم کرنے کیلئے صرف حضرت جبرائیل امین علیہ السلام ہی کافی تھے مگر دوسرے ملائکہ کی میدان جنگ میں آنے کی حکمت (مصلحت) یہ تھی کہ ان ملائکہ کی جماعت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو، مجاہدین اسلام کی مدد اور حوصلہ افزائی کی جائے، مشرکین لشکر کا قلع قمع اور اسلام کو فروغ حاصل ہو جماعت ملائکہ خوبصورت لباس میں اور باقاعدہ حربی آلات سے مرصّع ہو کر آئے، مشرکین مکہ کے لشکر سے اوجھل ہوکر مسلمان مجاہدین کی بھرپور امداد کی تا کہ ان مشرکین کو پتہ نہ چل سکے اور مجاہدین اسلام کی امداد بھی ہو جائے، جب ابوجہل اور اُن کے لشکر نے مسلمانوں کی جمعیت کم دیکھ کر حملہ کیا مسلمان بھی جن کے جواب میں برسرپیکار ہوئے، فرشتوں نے بھی تلواریں سونت کر حملہ کیا جن کی وجہ سے مشرکین مکہ کے لشکر کے چھکے چھوٹ گئے مسلمانوں کے مختصر لشکر کی دھاک بیٹھ گئی، انھیں اپنی شکست کا احساس اور مسلمانوں کی کامیابی کا یقین ہوگیا،

باقاعدہ جنگ ہوتی رہی جس میں ابوجہل بھی قتل ہوگیا جنکے ساتھ لشکر کفار کے بڑے سرخیل بھی فی النّار والسقر ہوگئے، باقی ماندہ لشکر فرار ہوگیا، میدان مسلمانوں کے ہاتھ آگیا''

حضرت سلمٰہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بیان فرمانے کے بعد مجلس برخاست کردی، باقی ماندہ حالات کیفیت دوسرے دن بیان فرمانے کے لئے ملتوی فرمادی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذٰلِکَ

دسویں مجلس

بروز دوشنبہ (سوموار) بتاریخ اکیسویں ربیع الثانی کو دسویں مجلس منعقد ہوئی، آپ شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور اپنے ساتھ لائے، عربی عبارت پڑھ کر سنائی جن کا ترجمہ اور تشریح بیان فرمائی

میدانِ بدر ''مدینہ طیبہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میدانِ حرب وضرب میں لے آنے، ابوجہل اور اُن کے لشکریوں کو شکست دینے کی وجہ بھی یہی تھی کہ وہ لوگ اعلانیہ دشمن اسلام تھے جنہوں نے مسلمانوں کو تنگ کیا اور مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا، میدانِ جنگ میں چند صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی شہید ہوئے''

حضرت مولانا جلال الدین سیوطی قدس سرہ کی عبارت کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے میدانِ جنگ کے متعلق ایک یہ حوالہ دیا

''عین میدانِ جنگ میں کفار کے لشکر میں فجرہ نامی ایک شخص تھا جس نے مسلمان مجاہدین کے قریب آ کر مسلمان ہونے کی خواہش کی جن سے پوچھا گیا کہ تم مشرکین مکہ میں سے ہو، تمہارے مسلمان ہونے کی وجہ کیا ہے جن کے جواب میں فجرہ نے کہا کہ اسلام کی طرف راغب ہونے

کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت میں آپ پر اپنا نیزہ پھینکتا ہوں تو وہ آپ کو لگنے کی بجائے آسمان کی طرف چلا جاتا ہے، حیرت اس بات کی ہے کہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آسمان کی فضا میں ایک تخت معلق ہے جس پر ملائکہ موجود ہیں، ملائکہ میرے نیزے کو پکڑ کر آسمان کی طرف پھینک دیتے ہیں جس سے آپ محفوظ رہ جاتے ہیں، آپ کے ساتھی جو میدان میں کشتہ (شہید) ہوتے ہیں جنہیں وہ فرشتے اُٹھا کر آسمان کی طرف لے جاتے ہیں

چنانچہ اس میدانِ جنگ میں جب حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تو اسے بھی فرشتے وہاں سے اُٹھا کر آسمان کی طرف لے گئے

الغرض فجرہ نامی شخص نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس پر مشرف باسلام ہو کر شرفِ صحابیت حاصل کیا اور لشکر اسلام میں شامل ہو کر باقاعدہ ابوجہل کے لشکر کے خلاف جہاد کیا

میدان فتح ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو یہ ارشاد فرمایا کہ

عمار بن یاسر کو ان کی شہادت کے بعد جنہیں فرشتے میدانِ
جنگ سے اُٹھا کر آسمان کی طرف لے گئے اور اس تخت پر
جنکی نعش رکھ دی"

حضرت جیو سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے میدانِ بدر کے واقعات بیان فرمانے کے بعد انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات کے متعلق آپ کا ارشاد ہوا

تصرفاتِ انبیاء

"انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ جب وہ اس دارِ فانی سے انتقال فرما جاتے ہیں تو اُن کے اجسادِ مبارکہ اپنی قبروں میں نہ صرف محفوظ و مامون رہتے ہیں بلکہ اُسی طرح متصرف ہوتے ہیں جیسے کہ وہ دُنیا میں تھے البتہ عام انسانوں سے وہ مخفی ہوتے ہیں اور اگر وہ چاہتے ہیں تو اپنے معتقدین کو بھر پور امداد بھی پہنچاتے ہیں"

حضرت جیو سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ مبارکہ کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا

حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام

"جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قوم نے تنگ کیا تو آپ اپنے جسد مبارکہ سمیت چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے جہاں پر وہ موجود ہیں اور قرب قیامت میں آپ دُنیا پر تشریف لا کر اپنے آپ کو اُمت محمدیہ علیہ التحیۃ والثناء کے ایک

اُمتی ہونے کا شرف حاصل فرمائیں گے''

آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کے اولیاء اللہ کے متعلق ارشاد فرمایا

کراماتِ اولیاء

''جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ستودہ صفات پر نبوت ختم ہوگئی تو جنکے بعد اولیاء اللہ دُنیا میں تشریف لائے تو اُنھیں کرامات دی گئیں جنھوں نے اپنی خدادادرُوحانی طاقت کے ذریعے کرامات ظاہر کیں جن کی بدولت لاکھوں کی تعداد میں کافر و مشرک مشرف باسلام ہوئے''

حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے شرح الصدور کا ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا

''حضرت سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسہال کی بیماری سے انتقال فرمایا جنکے وجود مسعود پر ایک لحاف برنگ سفید موجود تھا حالانکہ رحلت سے قبل آپ کے پاس کوئی لحاف موجود نہ تھا، اُس لحاف کی نفاست اور سفیدگی اس قدر شفاف اور خوشبودار تھی جو آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی، حاضرین پر یہ راز منکشف ہوا کہ وہ لحاف زمین کا نہ تھا بلکہ وہ آسمانی لحاف تھا، غسل و جنازہ کے بعد اس لحاف کو قبر میں بچھا کر جس پر آپ کو لٹا دیا گیا، اس اعتبار سے آپ کو مرضِ اسہال کی بنا پر درجہ شہادت پر فائز کیا گیا کیونکہ جو مسلمان

تلوار اور زہر کے علاوہ طاعون اور اسہال سے بھی فوت
ہوتا ہے تو وہ اسلام کے نزدیک درجہ شہادت کو پہنچتا ہے''

اسی محفل مبارکہ میں ایک معتقد کے سوال پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا

اقسام شہادت

''محدثین نے شہادت کی سات اقسام بیان فرمائی ہیں جن میں اسہال کی بیماری سے فوت ہونے والا مسلمان
بھی شہید کہلاتا ہے''

خاکسار نے عرض کی کہ حضور!

''فلاں شخص کل مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور آپ اندر نماز
ادا فرما رہے تھے جسکے بعد آپ تو حجرہ میں تشریف لے گئے
لیکن وہ شخص آپ کی خدمت اقدس میں شرفِ نیاز حاصل
کئے بغیر چلا گیا اور وہ شخص مدتوں نماز پڑھ کر واپس اپنے
گھر جاتا رہا، وہ کون تھا''

جن کے جواب میں آپ نے فرمایا

''وہ نیم پاگل ہے محض وظائف کے ذریعے ولایت حاصل
کرنا چاہتا ہے اور کسی کا مرید بھی نہیں، کسی درویش کو
کچھ بھی نہیں سمجھتا حالانکہ وہ غلطی پر ہے کیونکہ ولایت
شیخ کامل کے توسط کے بغیر نہیں مل سکتی''

اتنا فرما کر آپ نے اپنا رُخ مبارک خاکسار کی طرف کر کے مسکراتے ہوئے فرمایا

''ہمیشہ مغرب کی نماز کے بعد نوافل ادا کرنے کے لئے
حجرہ میں چلا جاتا ہوں، وظائف و دُعاء ختم خواجگانِ چشت
وغیرہ وہیں پڑھتا ہوں، فریضہ نماز تو آپ کے ساتھ ادا
کرتا ہوں کیونکہ یہ ضروری ہے''

مجلس برخاست کرنے کے بعد آپ نے وضو فرما کر مغرب کی نماز ادا فرمائی اور پھر اپنے مخصوص حجرے میں تشریف لے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

گیارہویں مجلس

بروز ہفتہ ۲۶ ؍ماہ ربیع الثانی کو خاکسار حاضر ہوا مگر آپ اپنے خانۂ اقدس میں جلوہ افروز تھے، دستک دی، حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت اندر طلب فرمایا، قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا، حضرت والا جاہ نے ارشاد فرمایا

"آج جمعرات ہے لھذا فقیر حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی جیو قدس سرہ کی مزارِ اقدس کی زیارت کیلئے ہم دونوں جائیں گے جن کے بعد جامع مسجد میں جمعہ ادا کریں گے"

اتنا ارشاد فرمانے کے بعد آپ اپنے خانۂ اقدس سے باہر تشریف لا کر احباب کی مجلس میں جلوہ افروز ہوئے، حسب سابق شرح الصدور کی عبارت پڑھی جن کا ترجمہ بھی آپ ہی نے بیان فرمایا

"آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت سب سے بڑا فتنہ رُونما ہوا، بے شمار صحابی آپس میں اختلاف کی بناء پر شہید ہوئے، اُسی دوران ایک بزرگ نے خواب میں یہ دیکھا کہ دُنیا اور آخرت دونوں

موجود ہیں جن کے درمیان ایک دیوار نظر آئی وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ دیکھا کہ فرشتے میرے سامنے آئے جنہوں نے مجھے سیڑھی دی اور میں اُس سیڑھی پر چڑھ گیا، اُوپر دیکھا کہ ایک نوجوان جاذبِ نظر یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہیں تشریف فرما ہیں جنکے ساتھ ہی حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہیں، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ

''تم میری اُمت کے حق میں دُعا کرو''

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گذارش کی کہ میں آپ کی اُمت کے لئے کیسے دُعا کروں جب کہ آپ کی اُمت نے امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے گناہوں کا ارتکاب کیا اور یہ لوگ کس طرح نجات کے مستحق ہو سکتے ہیں جبکہ انھوں نے سعد و حبیب کے ساتھ ایسا بُرا سلوک کیا

جب وہ بزرگ خواب سے بیدار ہوئے، اپنے گھر جا کر

لوگوں کے سامنے وہ خواب بیان کیا اور اُن لوگوں سے
حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے
اسباب پوچھے جنکے جواب میں اُس نے کہا کہ میں وہاں پر
موجود نہ تھا اسی وجہ سے قتل ہونے سے بچ گیا۔ الحمد للہ"

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے دوست سے پوچھا کہ کیا تم سواری بھی رکھتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ نہیں، ارشاد فرمایا

"عزیز! گدھے اور شیر جیسی طاقت اختیار کرو، ان تمام
کاموں سے زیادہ بہتر ہے کہ یہ دَور فتنہ وفساد کا ہے"

دوران محفل آپ کے ایک معتقد نے آپ سے گذارش کی

"کیا اس قسم کا خواب اب بھی اولیاء اللہ کو آسکتا ہے اور
خواب کے وقت کیا کیفیت ہوتی ہے؟"

جن کے جواب میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ

حقیقت خواب

"نیند کے دوران رُوح دونوں پردوں میں دیکھتی ہے اور رُوح خواب دیکھنے والے شخص کو آسمان کے اطراف و جوانب لے جا کر سیر کراتی ہے، رُوح بذاتِ خود ایک سورج کا نور ہے جو ذات سے متعلق ہے جن کا عکس تمام کائنات میں ہوتا ہے جسے وہ محیط رکھتی ہے، دراصل

نورِ ذات کا سورج اُس میں منفک (الحاق) نہیں ہوتا، اِسی طرح سورج کا نور ایک طاقت رکھتا ہے، فرشتہ اُسکی رُوح کا موکل ہے جو اُس کی طاقت کے مطابق عرش کے نیچے اُسے لے جا کر مشاہدات کراتا ہے، البتہ اگر عاصی شخص کسی قسم کا کوئی خواب دیکھتا ہے تو اس کی اس سے مختلف کیفیت ہوتی ہے، اگر کوئی فاسق و فاجر یا بے دین شخص ہے تو اُس پر شیاطین کے خیالات غالب ہوتے ہیں، شیطانی وسوسوں سے اُس کا دل و دماغ بھرا ہوتا ہے اور ایسا شخص ارواح ملائکہ و عرش مجید کا مشاہدہ کرنے سے مطلقاً محروم رہتا ہے، مشاہدات تو صرف اور صرف اولیائے عظام علیہم الرحمہ کیلئے مختص ہیں جس میں کسی قسم کا کوئی تفاوت یا بُعد نہیں ہوتا''

حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے اتنا بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ

اچھے نام رکھنا

''ایک دوست کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے، حدیث شریف کے فرمان کے مطابق عبداللہ، عبدالرحمٰن، محمد، احمد، حامد، محمود میں سے جن کا ایک نام ہونا چاہیے کیونکہ یہ چھ نام بہترین ہیں''

حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی طرف اپنا روئے سخن کرتے ہوئے فرمایا

''عبداللہ، عبدالرحمٰن، محمد و احمد، حامد و محمود کے ناموں میں سے کسی شخص نے اپنے بیٹے یا کسی رشتہ کا نام رکھا تو اُس کا خداوند کریم سے مغفرت کا راستہ اور تمنا کا سلسلہ کسی حد تک قائم ہو جاتا ہے''

خاکسار نے حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کے لخت جگر کا نام عبداللہ تجویز کیا جن پر نہ صرف حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے بلکہ حاضرین محفل نے بھی تائید وتوثیق کی،

حضرت والا جاہ نے ارشاد فرمایا کہ

''یہ جامع نام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے تین سو سے زیادہ ایسے صحابی ہوئے جن کا نام حضرت عبداللہ تھا مگر ان تمام کی کنیت الگ الگ تھی تاکہ متعلقین حضرات ان کی کنیت کی بناء پر شناخت کرسکیں لھذا اس لئے وہ کنیت کی بنا پر ایک دوسرے کو پہچان لیتے تھے''

حضرت والائے مرتبت نے اپنے ایک دوست سے فرمایا کہ جنکے گھر بیٹا پیدا ہو تو جن کی اطلاع مجھے دینا تاکہ انکا نام عبداللہ رکھوں۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ

''والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ اگر ہمارے گھر فرزند پیدا ہوا تو ہم جن کا نام فلاں فلاں رکھیں گے''

جن کے متعلق آپ کا مزید ارشاد ہوا کہ

''جو دوست بھی اس سلسلے میں فقیر کے ہاں آتا ہے جن کے فرزند کا نام جب بھی تجویز کیا جاتا ہے جسے وہ دوست بھی

پسند کرتے ہیں، اتفاق کی بات ہے کہ ایک دوست یہاں آیا جن کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی مگر اس نے جن کا کوئی نام نہ رکھا، اسکی بیٹی نے دودھ تک نہ پیا، نام رکھنے کی استدعا کی، فقیر نے ان کا نام آمنہ رکھا جن کے بعد وہ بچی ماں کا دودھ پینے لگ گئی''

دورانِ گفتگو خاکسار کو اپنے شیخ کامل واکمل حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ نظام الملّة والدین جیو سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کا طرزِ طریق ذہن وخیال میں گھومتا رہا کہ جب بھی حضرت اورنگ آبادی جیو سلّمہٗ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اولاد کے نام رکھنے کے سلسلے میں کوئی شخص حاضر ہوکر نام رکھنے کی استدعا کرتا تو آپ انہیں فرماتے کہ

''چھ دن کے بعد یہاں آنا جن کا نام تجویز کیا جائے گا''

سبحان اللہ خاکسار کے شیخ اپنے شیخ محترم کی اتباع میں کس انداز وطریق میں متبع ہیں کہ جنکی زندگی کا ہر طریقہ اپنے شیخ کے طریقہ کے عین مطابق ہے اور اسی طرح ہونا بھی چاہیے، احقر کے شیخ بھی جسے بخوبی جانتے ہیں کہ کوئی بھی ایسا کام نہ کیا جائے جو شیخ کے کردار واعمال سے ہم آہنگ نہ ہوں یا جن کے احکامات سے فروگذاشت (نظر انداز) ہونے کا شائبہ پایا جائے اگر از سرِ مُو کسی قسم کا کوئی واقعہ خلافِ شیخ پایا گیا تو بیعت فسخ ہونے کا امکان قوی ہوگا، اگر وہ شخص توبہ کرکے

شیخ کے ہاتھوں تجدید بیعت کر لے گا تو فبہا ورنہ وہ اپنے شیخ سے دُور تر ہوتا چلا جائیگا جو لازماً گمراہی پر منتج ہوگا۔

دریں اثنائے محفل کسی بزرگ کی غزل کا یہ شعر میرے ذہن میں بار بار آتا رہا۔

پیروئ پیر لازم گشت اما مشکل است
ہست آنرا کہ اُو خود پیر شد

(یعنی مرید پر اپنے پیر کی اتباع کرنا لازم ہے مگر ایسا کرنا اگرچہ مشکل ہے مگر مرید تو وہ ہے جو (شیخ کی اتباع میں) سراپا نیاز مند بن جائے)

لَافَرْقَ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ عِنْدِنَا

دریں اثنا خیرات اور حسنات کے متعلق جب ذکر شروع ہوا تو آپ نے یہ فرمایا

''خیرات وصدقہ، احسان کرنا، غریبوں اور مسکینوں کے لئے اہمیت واجر عظیم کی حیثیت رکھتا ہے''

حضرت سلمہٗ اللہ تعالیٰ اِسی موضوع پر اپنی گفتگو کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں

''چند عورتیں اُمہات المومنین یعنی ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اِن میں سے ایک ایسی عورت بھی تھی جن کے ہاتھ پاؤں شل ہو کر مفلوج ہو چکے تھے، وہ کہنے لگی کہ میری صحت کیلئے آپ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ رب العزت

مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے اور میں پہلے کی طرح تندرست ہو جاؤں، امہات المومنین نے اس کی بیماری کا سبب پوچھا اُس نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میرے والد صاحب مخیّر مالدار تھے مگر والدہ صاحبہ ام بخیل تھیں، حسب دستور والد صاحب نے گائے کی قربانی کی اور خلاف توقع والدہ صاحبہ ام نے ایک مسکین کو پرانے کپڑے اور چند پیسے دیئے جو زندگی میں صرف ایک ہی اچھا کام کیا، بقضائے الٰہی والدہ ام کا انتقال ہو گیا جسے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا تالاب ہے، آگے بڑھی، اُسکے کنارے پر جا کر پیاسوں کو پیالے بھر بھر دینے لگی اور وہاں پر میری والدہ بھی موجود تھی، اُسے بھی پانی کا پیالہ بھر کر دیا، اُس سے میں نے پوچھا کہ امی جان مرنے کے بعد آپ پر کیسی گذری؟ والدہ نے جواب دیا کہ کچھ خبر نہیں، میں چند قدم آگے بڑھی تو اُسے دیکھا کہ وہ بالکل عریاں ہے جو بوسیدہ کپڑا اُس نے خیرات کیا تھا جس سے اس نے صرف اپنا سر ڈھانپ رکھا ہے اور جو چند پیسے اس نے مسکین کو دیئے اُسکے ہاتھ میں موجود ہیں، جب میں نے

اپنی والدہ کی یہ حالت دیکھی تو بے حد پریشان ہوئی، اُس
سے پوچھا کہ کیا تجھے پیاس لگی ہے؟ اُس نے کہا کہ ہاں
اور والدہ صاحبہ نے مزید قریب ہو کر پانی مانگا، میں نے
اس حوض سے پانی بھر کر دیا جس سے وہ سیراب ہوئی، چند
منٹوں بعد دیکھا کہ فرشتے اس حوض سے چند قدموں کے
فاصلے پر موجود ہیں وہ تیزی سے میری طرف دوڑتے
ہوئے آئے، اس بات پر وہ سخت ناراض ہوئے، کہنے لگے
میں نے اپنی والدہ کو اس حوض سے پانی کیوں پلایا؟ جب
میں خواب سے بیدار ہوئی تو دیکھا کہ میرے ہاتھ بیکار ہو
چکے ہیں اس شدید تکلیف کی بنا پر میں سخت پریشان ہوں
لھذا آپ براہِ مہربانی میری صحت کیلئے دُعا فرمائیں چنانچہ
اُمہات المومنین نے دُعائیں کیں جس سے وہ عورت
بالکل صحت یاب ہوگئی''

اس واقعہ سے یہ معلوم ہوا کہ جس قدر ہو سکے انسان اپنی زندگی میں صدقہ و خیرات
بکثرت کرتا رہے تا کہ مرنے کے بعد اسے فائدہ حاصل ہو۔ صدقہ اور خیرات
کے متعلق بیان فرما کر مجلس برخاست کردی، خاکسار اجازت لے کر واپس حجرے
میں چلا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلیٰ ذٰلِکَ

بارھویں مجلس

۲۸ ر ماہِ ربیع الثانی بروز سوموار کو خاکسار آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، شرف قدم بوسی حاصل کیا، مجلس منعقد ہوئی، دَوران گفتگو صبر کے متعلق جب ذکر شروع ہوا جن کے سلسلے میں آپ نے ارشاد فرمایا

صبر کے متعلق

''ایک درویش جو صاحب حال تھا جس پر تمام مخفی راز اظہر من الشّمس تھے، اتفاق سے وہ درویش ایک ایسے مقام پر پہنچا جہاں قبریں تھیں جن کے درمیان جا کر بیٹھ گیا اور وہ قبریں خداوند کریم کے فضل و کرم سے معمور تھیں یعنی وہ صاحب مزارات ولی کامل تھے، خیال آیا کہ ان صاحب مزارات سے گفتگو کی جائے تاکہ ان کے حالات سے آگاہی ہو سکے جس نے ایک صاحب قبر سے یہ پوچھا کہ آپ کا رُوحانی مقام کیا ہے اور کس مرتبے پر فائز ہو؟ اس نے کہا میرے ساتھ والی قبر میں جو ولی موجود ہے وہ مجھ سے مرتبے میں کہیں زیادہ ہے لھذا آپ ان سے رابطہ قائم کریں، جب وہ درویش دوسرے ولی کی قبر کی طرف متوجہ ہوا تو وہ صاحب قبر خوبصورت لباس، جاذب کشش کی شکل میں ظاہر ہوا جن سے تجلیاتِ انوارِ الٰہی مترشح تھیں جب میں نے اس ولی اللہ کو سلام کیا، اس نے بھی میرے سلام کا جواب دیا، جب میں نے اس سے استفسار کیا کہ

آپ نے وہ کون سی نیکیاں کیں ہیں، کیا تم کثرت عبادات کی بنا پر اس مقام پر پہنچے؟ اس نے جواب دیا نہیں، زہد و تقویٰ اور عبادت کی وجہ سے نہیں بلکہ صبر کی بنا پر رب العزت نے مجھے یہ مقام و مرتبہ بخشا ہے کیونکہ دُنیا میں میری عمر بھی کم تھی، نوجوان تھا مگر ہمیشہ دُنیا کے ظلم و ستم کو خندہ پیشانی سے جسے برداشت کرتا رہا اور اُف تک نہ کی، رَبُّ العزّت نے مجھے صبر کے صلے میں یہاں تک پہنچایا''

حضرت سلّمہٗ اللہ تعالیٰ نے صبر کے سلسلے میں متذکرہ واقعہ بیان فرما کر انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ

مرتبہ نبوت

''اگرچہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نص نبوت میں برابر ہیں مگر ان میں رَبُّ العزّت نے بعض انبیاء کرام کو بعض پر درجات میں فضیلت دی اور سب پر ہمارے آقا و مولا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر لحاظ سے برتری و فضیلت رکھتے ہیں جو بذاتِ خود آپ عدیم النظیر ہیں''

حاضرین میں سے ایک سائل نے آپ سے حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام کے صبر و استقامت کے متعلق سوال کیا، آپ نے اپنا رُوئے سخن خاکسار کی طرف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

صبر و استقامت

''ایک دن حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام نے رب العزت کی بارگاہِ صمدیت میں عرض کی کہ بار الٰہ!

وہ کون سا عمل ہے جو تیری بارگاہ میں زیادہ مقبول ہے جس پر انسان عمل کر کے

بارگہہ صمدیت میں مقبول ومنظور بن جائے؟

رَبُّ العزّت کی طرف سے (القا کی صورت میں) یہ اشارہ ہوا

''جب کوئی مصیبت آئے جسے بخوشی قبول کر لے اگر کوئی
بیماری لاحق ہو اسے حرزِ جان بنا لے تب میں اُسے اپنا
مقرب بنالیتا ہوں کیونکہ مصیبت اور بیماری پر صبر وشکر کرنا
ہی قبولیت کا باعث ہے''

حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام نے رب العزت سے مصیبت اور بیماری میں توفیق صبر کی التجا کی جو قبولیت کا باعث بنی۔

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام اپنے عبادت خانہ میں معتکف ہو کر زبور کی تلاوت میں مصروف تھے، ناگہاں ایک خوبصورت پرندہ اندر آیا جس کی ایک آنکھ یاقوت کی اور دوسری آنکھ زمرد کی تھی جنکی چونچ اور بال جواہرات سے مرصع تھے، آپ کے قریب وہ پرندہ آ کر بیٹھ گیا جو فی الواقع جاذب نظر تھا، جب وہ پرندہ آپکے بالکل قریب آیا جسے آپ نے پکڑنا چاہا اور آپ کے دل میں یہ خیال آیا کہ اسے ذبح کر کے کباب بنا کر کھالینا چاہیے لیکن جب حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام کے دل میں اسے ذبح کرنے کا خیال آیا تو وہ پرندہ اُڑ کر دور جا بیٹھا، آپ نے اُسے پکڑنا چاہا مگر وہ پرندہ دُور تر ہوتا چلا گیا، الغرض وہ پرندہ اُڑ کر کہیں چلا گیا، حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام اپنے عبادت خانہ سے اُٹھ کر جب باہر تشریف

لائے کہ دیکھوں وہ پرندہ کہاں اُڑ گیا، ناگہاں آپ کی نظر مبارک ایک ایسی عورت پر پڑی جو غسل کرنے کے بعد بال بکھیرے ہوئے موجود تھی، جب حضرت کو اُس عورت نے دیکھا تو اس نے اپنے سر کے بالوں سے اپنا بدن ڈھانپ لیا جن کے بدن سے کستوری سے زیادہ خوشبو آ رہی تھی، حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام جسے دیکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوئے، عبادت خانہ کے قریب آپ کے ہمسایہ رہائش پذیر تھے جن سے اس عورت کے متعلق استفسار فرمایا کہ

''یہ عورت کون ہے اور کس کی بیوی ہے''

آپ کے ہمسائے نے جواباً گذارش کی

''یہ عورت ایک مسلمان شہید شخص کی ہے جن کا خاوند کسی جنگ میں کفار کے ہاتھوں شہید ہو گیا، اب یہ عورت بیوہ ہے''

مفسرین حضرات نے جن کے متعلق مختلف واقعات بیان فرمائے ہیں، کسی نے کچھ لکھا ہے کسی نے کچھ مگر اصل صورت حال سامنے نہیں آئی،

بعض نے تو یہ لکھا ہے کہ

''وہ عورت ایک ہمسائے کی بیوی تھی، کسی نے لکھا ہے کہ وہ ایک لونڈی تھی مگر ان کا نکاح کسی سے نہ تھا''

مفسرین کرام کی بکثرت رائے سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت ایک

مجاہد کی بیوی تھی جن کی شہادت کے بعد اُسے حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام نے برضا ورغبت اپنے عقد میں لے لیا، اس اعتبار سے آپکی پوری سو بیویاں ہو گئیں، حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام جب واپس اپنے عبادت خانہ میں تشریف لے جا کر عبادتِ حقہ میں مصروف ہوئے، بدھ کا دن تھا، اُس دن مکان کے اردگرد چار سو گدھیں حفاظت کیلئے مامور رہتیں، کوئی شخص بھی بدھ کے دن آپ کے قریب نہ آ سکتا تھا اور آپ کا دروازہ بند رہتا۔

حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام عبادت خانے میں زبور کی تلاوت میں مصروف تھے دیکھا کہ یکدم دو شخص آپ کے سامنے آ کر آپس میں لڑنے لگے اور لڑتے لڑتے آپ کے بالکل قریب آ گئے جس سے آپکو حیرت ہوئی کہ دونوں شخص کہاں سے آ گئے حالانکہ دروازہ بند تھا جنکے اردگرد چار سو گدھیں محافظت کے طور پر موجود تھیں جب وہ شخص آپ کے بالکل قریب آئے تو سلام عرض کرنے کے بعد آپ سے مدد چاہی، آپ نے اُن سے پوچھا کہ تم اس وقت کیوں اور کیسے آئے ہو؟

اُن میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضور!

''میرے پاس صرف ایک ہی بھیڑ ہے اور اس شخص کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں مگر یہ میری ایک بھیڑ مجھ سے ہتھیا لینا چاہتا ہے لھذا آپ میری مدد فرمائیں''

حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو انتہائی طور پر زیادتی ہے کہ ننانوے

بھیڑوں کا مالک ہو کر آپ سے وہ ایک بھیڑ بھی چاہتا ہے اور ننانوے بھیڑوں والے شخص نے بھی جنکا اعتراف کیا، قبل اس کے کہ آپ انہیں کچھ ارشاد فرماتے کہ وہ دونوں شخص وہاں سے یکدم غائب ہو گئے،

حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام کو ننانوے بیویوں والا واقعہ یاد آ گیا جن پر آپ نے گریہ زاری شروع کر دی یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخساروں پر نشانات ظاہر ہو گئے، آپکا چہرہ مبارک خون آلودہ ہو گیا،

مفسرین کی روایت کے مطابق آپ کے اتنے اشک مبارک نکلے جس سے زمین تر ہو گئی جنکی تراوت سے گھاس اُگ آیا آپ وہاں سے اُٹھ کر اس شہید مسلمان مجاہد کی قبر پر تشریف لے گئے چند دن اس مجاہد کی قبر پر قیام پذیر رہے، ایک دن قبر سے یہ آواز آئی کہ

"داؤد علیہ السلام اپنا اصل واقعہ بیان کرو کہ یہاں کیسے تشریف لائے"

حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام نے اپنا تمام واقعہ بیان فرمایا کہ میری ننانوے بیویاں تھیں جب آپکی بیوی (بیوہ) کو دیکھا جن سے میں نے نکاح کر لیا جنکے بعد یہ احساس ہوا کہ مجھے ایسا نہیں **کرنا چاہیے تھا**، صرف ننانوے بیویوں پر اکتفا کرتا اور آپ نے ان دونوں شخص کے تنازعے کا بھی ذکر بیان فرمایا، اس صاحبِ قبر نے آپ کی عظمت وصداقت دیکھ کر معاف کر دیا"

حضرت سلمۂ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدنا داؤد علیہ السلام کا واقعہ بیان فرما چکے تو جن پر تبصرہ بیان فرمایا کہ

صبر کی افادیت

"صبر کرنا ارکانِ اسلام میں سے ہے جیسے کہ نمازی نماز کے دوران کسی شخص سے گفتگو نہیں کر سکتا، ایسا کرنے سے باز رہتا ہے اور اِدھر اُدھر بھی نہیں دیکھ سکتا، اِسی طرح روزے دار کو کھانے پینے اور جماع کرنے کی جسے قطعاً اجازت نہیں، یہ بھی تو صبر میں شامل ہے اور مسلمان حاجی سفر حج کے دوران آنے والی مصیبتوں پر صبر کرتا ہے، مالدار مسلمان مال سے محبت کرنے کے باوجود وہ اپنے حلال مال سے زکوٰۃ نکالتا ہے کیونکہ مال سے محبت کرنا ایک انسانی فطرت ہے مگر مال سے زکوٰۃ ضرور نکالتا ہے کیونکہ ایسا کرنا اس کے لئے ضروری ہے لھذا ہر مقام پر صبر وشکر کرنا مسلمان کیلئے لازم ہے، ایسا کرنے والا شخص دُنیا اور آخرت میں اجرِ عظیم کا مستحق بن جاتا ہے"

اتنا بیان فرمانے کے بعد آپ نے مجلس برخاست فرما دی۔ خاکسار وہاں سے اُٹھ کر رخصت ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلیٰ ذٰلِکَ

تیرہویں مجلس

۷/ماہ جمادی الاوّل بروز بدھ کو جب تیرہویں مجلس منعقد ہوئی، خاکسار کو آپ کی قدم بوسی نصیب ہوئی، آپ کے ایک دوست نے عرض کی اگر آپ فلاں امیر شخص کو میرے لئے سفارشی خط تحریر فرما دیں جن سے میرا کام ہو جائے گا، حضرت سلّمۂ اللہ تعالیٰ نے قلمدان منگوایا، ان کیلئے مطلوبہ کام کی تکمیل کیلئے مکتوب گرامی لکھ کر اس کے حوالے فرمایا، اس کے رُخصت ہو جانے کے بعد آپ نے خاکسار کو جن کے متعلق ذکر بیان فرمایا

قلبی تالیف

''یہ فقیر کا دوست ہے جو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کا پوتا ہے، حضرت شیخ صاحب قدس سرہ قادری سلسلہ کے بزرگ اور عالم دین تھے جنہوں نے بے شمار کتابیں تحریر فرمائیں جن میں اخبار الاخیار قابل ذکر ہے مگر افسوس ہے کہ اس عظیم المرتبت شخصیت کا پوتا مالی تنگ دستی کی بنا پر بے حد پریشان ہے اور کوئی شخص اس کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار نہیں، فقیر کا جس کے ساتھ کافی عرصہ سے تعلق ہے، فقیر سے جو بھی ہو سکتا ہے تعاون کرتا ہے مگر جسے کثیر العیالی کی بنا پر پریشانی کا سامنا ہے، ملازمت کی خواہش کے پیش نظر فقیر نے جسے سفارشی خط لکھ دیا ہے، خدا کرے اس کا کام ہو جائے''

حضرت سلّمۂ اللہ تعالیٰ نے اسی مطابقت سے ایک رباعی پڑھی

ہر کہ اولادِ بزرگان خوار است — سر گشتہ دریں جہان بسیار است
آدم بودن بشرط منصب دیدم — ایں جابہ نسبت بلکہ بمنصب کار است

حضرت سلّمۂ اللہ تعالیٰ نے بزرگانِ دین اور انکی اولادِ گرامی کی ناشناسی اور ناقدری کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

انتباہ

''آجکل کے امیر جاگیردار قسم کے لوگوں نے زر پرستی ہی کو اپنا مقصد حیات سمجھ رکھا ہے جب یہ مریں گے تو آخرت میں ان لوگوں سے سخت باز پرس ہوگی کہ تم نے زکوٰۃ خیرات کیوں نہ دی، بزرگوں اور ان کی اولادوں کی مالی حوصلہ افزائی کیوں نہ کی، رشتہ داروں سے تعاون کیوں نہ کیا جنکی بنا پر یہ لوگ سزا کے مستحق ہوں گے لھذا امراء کو چاہیے کہ بزرگوں اور اُنکی اولاد کی ہر ممکن خدمت کریں کیونکہ جنکی خدمت کرنا ایک دینی فریضہ ہے''

بزرگوں اور اُن کی اولاد کی خدمت کرنے کے سلسلے میں بیان فرمانے کے متعلق آپ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ

اصلاح

''ایک شخص نے اپنے مرشد زادہ کو خلاف شرع کام کرتے دیکھا جس سے قطع کلام ہوا، اسی طرح اکثر صاحبزادگان اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر گامزن ہونے کی بجائے لہو ولعب اور عیش پرستی میں پڑ گئے، مریدوں نے بھی ان سے کنارہ کشی کر لی اور ایسا کرنا بھی چاہیے تھا کیونکہ درویشی

کسی کی ذاتی جاگیر تو نہیں کہ باپ فوت ہوا تو بیٹے کو ملی، بھائی لاولد فوت ہوا تو ان کے بھائی کو مل گئی، یہ درویشی اُسے ملتی ہے جو شخص اس کا اہل ہو جنہوں نے اسے جاگیر سمجھا وہ شدید غلطی کا شکار ہوا لھذا ایسے صاحبزادوں کو چاہیے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرکے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں''

حضرت سلمۂ اللہ تعالیٰ نے اسی موضوع پر یہ شعر پڑھا ؎

آدمی زادۂ ناداں بچہ ماند دانی
نسخہ معتبر و خوش خط و بسیار غلط

حضرت سلمۂ اللہ تعالیٰ نے اس مرید کے متعلق مزید ارشاد فرمایا

''جب اس مرید نے اپنے شیخ کے لڑکے سے لاتعلقی اختیار کی اُسے بھی محسوس ہوا کہ یہ شخص مجھ سے ناراض ہے، اتفاقاً راستے میں اُسے پیرزادہ آتے ہوئے دکھائی دیا جب ملاقات ہوئی تو وہ بے ساختہ اُس پیرزادہ کے قدموں میں گر گیا جسے اپنے گھر لے گیا اور ان کی ہر ممکن خدمت کی، پیرزادہ جب وہاں سے رخصت ہونے لگا تو اس نے جاتے ہوئے پوچھا آپ نے مجھ سے کس جرم وخطا کی بنا پر لاتعلقی اختیار کی؟

مرید نے بصد احترام گذارش کی کہ آپ میں میں نے

خلاف شرع باتیں دیکھیں جس کی بنا پر میں نے آپ سے لاتعلقی اختیار کی، جب آپ کو میں نے راستہ میں آتے ہوئے دیکھا تو ساتھ ہی یہ مشاہدہ ہوا کہ میرے شیخ محترم کی رُوح مبارک اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لاکر تمہارے ساتھ آ رہی ہے اور اس نے میری طرف رُوحانی توجہ فرمائی تو میں بے اختیار آپ کے قدموں میں گر پڑا اور آپ کی عزت اور حوصلہ افزائی کی، حضرت شیخ نے آپ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس سے لاتعلقی اختیار نہ کرو بلکہ اسے راہِ راست پر لاؤ تاکہ میرا بیٹا اپنے اسلاف کے نقش قدم پر گامزن ہو جائے شیخ کی رُوح مبارکہ صرف اتنا فرما کر واپس اپنی قبر مبارک میں چلی گئی''

حضرت سلمۂ اللہ تعالیٰ نے اس مرید کا واقعہ بیان فرمانے کے بعد خاکسار کی طرف اپنا رُوئے سخن کرکے نصیحت کے طور پر بیان فرمایا کہ

''اس واقعہ سے یہ معلوم ہوا کہ پیرزادوں اور اس سے متعلقین سے لاتعلقی درست نہیں اگرچہ وہ خلاف شرع ہی کیوں نہ ہوں البتہ یہ ضروری ہے کہ جن کے قریب رہ کر

اصلاح احوال کی کوشش ضرور کرے تاکہ وہ غلط کاموں کو نظر انداز کرکے اپنے مشائخ حضرات کے علم وعقائد اور افعال وکردار کو اپنائیں، دونوں ہی بے ادبی سے پرہیز کریں"

حضرت سلمۂ اللہ تعالیٰ نے اتنا بیان فرمانے کے بعد مجلس برخاست کردی، خاکسار اجازت لے کر رخصت ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

چودھویں مجلس

۸/ ماہ جمادی الاوّل بروز جمعرات کو جب چودھویں مجلس منعقد ہوئی، آپ کی ذاتِ بابرکات کی خدمت اقدس میں خاکسار کو حاضری نصیب ہوئی، پابوسی کی بھی سعادت ملی، اس مجلس مبارکہ میں آپ کے ایک قریبی دوست موجود تھے جنہوں نے یہ گذارش کی کہ

اصلاحِ زر پرستاں

آج کل کے امیر اور جاگیردار درویشوں کی قدر نہیں کرتے بلکہ اپنی دولت کے نشے میں دھت رہتے ہیں جب بھی انہیں موقع ملتا ہے درویشوں کی توہین کرتے ہیں جب کبھی درویشوں سے ملتے ہیں تو ان کا طرز طریق توہین آمیز ہوتا ہے اور بسا اوقات درویشوں کی اولاد کا وطیرہ بھی خلاف شرع ہوتا ہے جسے دیکھ کر امیر لوگ مزید سخت رُویہ اختیار کرلیتے ہیں جن کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

حضرت سلمۂ اللہ تعالیٰ نے جن کے جواب میں لاہور شہر کے ایک درویش قلندر کا واقعہ بیان فرمایا

ماحول کے اثرات

"لاہور شہر میں ایک درویش قلندر بیوخا شاہ نامی رہتا تھا جس نے اپنا تکیہ بنا کر رہنا شروع کردیا وہ درویش قلندر بذاتِ خود خوبصورت، وجیہ الشکل اور نہایت ہی پاکیزہ شخص تھا، تکیہ کی

پاکیزگی قابلِ دید تھی مگر ماحول کی خرابی کی بنا پر اُس درویش قلندر نے اپنے مشرب کو نظر انداز کر کے سیاہ لباس، پاؤں میں کڑے پہن کر اور اسلحہ خرید کر کے اپنے پاس رکھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ شخص تیر کمان اپنی ران پر باندھ کر سوتا تھا اور ہر وقت جنگ وفساد کی طرف راغب رہتا، جب کوئی شخص اس کے پاس آتا جسے دیکھ کر حیران ہو جاتا، اتفاق سے خان عالم جاگیردار جب ان کے پاس آیا دیکھا کہ جمعدار بھی وہاں پر آیا اور بیٹھ گیا چونکہ وہ جمعدار بیچارہ بیمار تھا، کھانسی کی بیماری میں مبتلا ہونے کی بناء پر اس نے قے کر دی کیونکہ وہ جمعدار مجبور تھا جسے دیکھ کر وہ مغرور شخص (سابق مردِ قلندر) نے غصے میں آ کر اس کی سرزنش کی خوب غصہ نکالا اور کہا کہ

مغرور لوگ

بڈھے بیمار بڑے بے ادب ہو تمہیں فقیروں کی صحبت کی قدر نہیں جن کے مقام ورتبے کو نہیں پہچانتے، بوڑھا بیمار بے چارہ خاموش رہا مگر اندر سے غصے کی بنا پر اُس پر لرزہ طاری ہو گیا جو انکی برداشت سے باہر تھا، اس مغرور شخص نے خان عالم سے پوچھا کہ اس بوڑھے سپاہی (جمعدار) کو کیا ہو گیا ہے کہ کانپ رہا ہے؟ خان عالم نے جمعدار کی طرف گھورا اور اسے گالیاں دیں چونکہ ان کا ملازم تھا اس لئے وہ خاموش رہا، تھوڑی دیر بعد خانِ عالم اپنے جمعدار کو لے کر وہاں سے چلا گیا''

حضرت سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

''بسا اوقات ایسے درویش بھی ہوتے ہیں کہ ابتدائی دَور میں وہ ہر لحاظ سے اخلاق ومروّت اور شرعی احکام سے متصف ہوتے ہیں مگر آخر میں جن کی صحیح تربیت نہ ہونے یا ماحول کی آلودگی سے متاثر ہو کر زہد وتقویٰ کو خیرباد کہہ کر دُنیاداری میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو درویشوں کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں، ایسے لوگوں کی اصلاح ضروری ہے اگر وہ راہِ راست پر نہ آئیں تو ان سے علیحدگی اختیار کرنا بہتر ہے''

جن کے سلسلے میں آپ نے مزید ارشاد فرمایا کہ

اچھی تربیت

''درویشوں کو چاہیے کہ اپنی اولاد، لواحقین اور دوستوں کی صحیح تربیت کریں تا کہ ان کے اچھے اثرات مرتسم ہوں لوگ جن سے متاثر ہو کر گناہوں سے تائب ہوں مگر دُنیا میں ایسے بہت کم واقعات ہوتے ہیں کہ درویش کی نسل در نسل ہر لحاظ سے درویشی طریقہ کو اپناتی رہے مگر پھر بھی کہیں نہ کہیں گڑبڑ ضرور ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے درویشی بدنام ہو کر رہ جاتی ہے''

قطعہ

طالب دُنیا ذلیل و خوار گشت — طالب مولیٰ عزیز و ذوی الکرام

او چوں مطلوب خود اندر خواری است — ایں چو مطلوب خود اندر احترام

ترجمہ: دنیا کا خواہشمند ذلیل اور خوار ہوتا ہے، رب العزت کا
طلبگار عزیز اور احترام کا موجب بنتا ہے، دنیا دار کا مقصد و
انجام خواری ہے، دیندار کا مطلوب و مقصود اپنے اندر
احترام پیدا کرنا ہے

حضرت سلمۂ اللہ تعالیٰ نے اپنا رُوئے سخن خاکسار کی طرف کر کے فرمایا
''نظام الملّۃ والدین اورنگ آبادی طول عمرہٗ نے فقیر کو خط
لکھا ہے چونکہ وہ آپ کے شیخ طریقت ہیں لھذا آپ اسے
کھول کر سُنا دو تا کہ حاضرین محفل بھی جس سے محظوظ ہوں''

خاکسار نے جب مرشد گرامی کا نامہ مبارک کھول کر پڑھا جس سے حاضرین پر
کیفیت طاری ہوگئی جسے حضرت صاحب مدظلہٗ نے بھی سُنا اور فرمایا
''نظام الملّت والدین علم و رُوحانیت کے مقام سے نہ
صرف بخوبی واقف ہیں بلکہ مکمل طور پر مرصّع ہیں جنہیں
خداوند کریم سلامت رکھے، آمین''

مجلس آپ کی دُعائے خیر کرنے پر برخواست ہوئی، خاکسار قدم بوسی کرنے کے
بعد رخصت ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مآخذ ''تقدیم کتابِ مستطاب بنام مجالس کلیمی''

(۱) تذکرۃ المشائخ، حضرت مولانا مولا بخش بھنڈوی چشتی نظامی علیہ الرحمہ، مطبوعہ فیروز پور شہر
(۲) تکملہ سیر الاولیاء، خواجہ گل محمد احمد پوری علیہ الرحمہ مطبوعہ رضوی پریس دھلی
(۳) تحفۃ الابرار، جدول ثانی، مرزا آفتاب بیگ دہلوی، مطبوعہ مطبع رضوی دہلی
(۴) تتمہ مرقعہ شریف، مولوی اعجاز احمد دھلوی، مطبوعہ مجتبائی دھلی
(۵) تذکرۂ اولیائے ہند (جلد دوم)، مرزا احمد اختر دہلوی، مطبوعہ دہلی، طبع اوّل
(۶) تذکرۂ علمائے ہند، مولوی رحمان علی کاکوری، مطبوعہ منشی نامی نول کشور لکھنؤ
(۷) حدائق الحنفیہ، مولوی فقیر محمد جہلمی، مطبوعہ منشی نامی نول کشور لکھنؤ
(۸) خلاصۃ الفوائد (قلمی)، حضرت حکیم محمد عمر سیت پوری چشتی نظامی علیہ الرحمہ، مملوکہ علامہ اسد نظامی
(۹) خزینۃ الاصفیاء، جلد اوّل، مفتی غلام سرور لاہوری، مطبوعہ ثمر ہند لکھنؤ
(۱۰) دہلی اور اُس کے اطراف، مولوی عبدالحی ندوی، مطبوعہ اُردو اکادمی دہلی
(۱۱) سیر الاخیار، حضرت مولانا شاہ مراد سہروردی علیہ الرحمہ، مطبوعہ فیصل آباد
(۱۲) شجرۃ الانوار (قلمی)، حضرت مولانا رحیم بخش فخری دہلوی جیو قدس سرہ، مملوکہ علامہ اسد نظامی

(۱۳) قصر عارفان، حضرت شیخ احمد علی لاہوری چشتی نظامی علیہ الرحمہ، مطبوعہ اورینٹل کالج لاہور

(۱۴) مکتوبات شریفہ (قلمی)، حضرت مولانا نورالدین حصاروی علیہ الرحمت، مملوکہ علامہ اسد نظامی

(۱۵) مجالس کلیمی (قلمی)، ملفوظات طیبات حضرت خواجہ کلیم اللہ جھان آبادی قدس سرہٗ العزیز، مرتبہ حضرت شیخ محمد کامگار خاں دکنی چشتی نظامی علیہ الرحمہ، مملوکہ علامہ اسد نظامی

(۱۶) مثنوی فخریۃ النظام (خطی)، حضرت نواب غازی الدین نظام علیہ الرحمہ، مملوکہ علامہ اسد نظامی

(۱۷) مخزنِ چشت (قلمی)، مجدد خاندانِ چشت حضرت خواجہ امام بخش مہاروی علیہ الرحمہ، مملوکہ علامہ اسد نظامی

(۱۸) مفتاح الکرامات (قلمی)، حضرت مولانا محمد فاضل احمد آبادی علیہ الرحمت، مملوکہ علامہ اسد نظامی

(۱۹) مناقب المحبوبین، حضرت حاجی نجم الدین چشتی نظامی سلیمانی علیہ الرحمت، مطبوعہ مطبع محمدی لاہور

(۲۰) مناقب فریدی، مرزا احمد اختر دھلوی، مطبوعہ مطبع احمدی دہلی

(۲۱) مآثر الکرام، حضرت مولانا غلام علی آزاد بلگرامی علیہ الرحمہ، مطبوعہ لاہور

(۲۲) مناقب المحبوبین، حضرت حاجی نجم الدین چشتی نظامی سلیمانی علیہ الرحمت، مطبوعہ مطبع مصطفائی پریس لاہور

(۲۳) مناقب حافظیہ، ملفوظات حضرت مولانا محمد علی خیرآبادی علیہ الرحمہ، مرتبہ حضرت شیخ غلام محمد ہادی علی خاں لکھنوی علیہ الرحمہ، مطبوعہ مطبع احمدی کانپور

(۲۴) (قلمی مخطوطہ)، حضرت مولانا قاضی عبیداللہ ملتانی چشتی نظامی جیو قدس سرہ، مملوکہ علامہ اسد نظامی

(۲۵) مرأۃ السالکین، حضرت مولوی محمد امین چشتی نظامی چکوڑی علیہ الرحمت، مطبوعہ میکی پریس گوجرانوالہ

(۲۶) مرأتِ ضیائی (قلمی)، حضرت شیخ رحمت علی جے پوری علیہ الرحمہ، مخزونہ خانقاہ عالیہ تونسہ شریف

(۲۷) مقاماتِ مظہری، محمد اقبال مجددی لاہوری، مطبوعہ اُردو سائنس بورڈ لاہور

(۲۸) واقعات دارالحکومت دہلی (حصہ دوم)، بشیرالدین احمد، مطبوعہ آگرہ

کلف کلکس کیپول صحیح

اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۵ ص ۳۴۱

تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند جلد ۳ ص ۱۴۷

اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۶/۱ ص ۳۲۷

اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۷/۲ ص ۶۳۱ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی

مزارِ اقدس

حضرت علامہ ارشد نظامی چشتی سلیمانی قدس سرہٗ